ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور
زیر سرپرستی
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ
شیرانوالہ دروازہ لاہور
۲۵ ستمبر ۱۹۵۹ء
یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ۰ لاہور

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنیکی اجازت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ۔

ترجمہ۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مارڈالو دو کالوں کو نماز میں۔یعنی سانپ اور بچھو کو۔

ف۔ کہا ابن ملکؒ نے کہ جائز ہے مارنا ان کا ساتھ ایک چوٹ یا دو چوٹ کے نہ زیادہ اس سے اس لئے کہ عمل کثیر توڑ دیتا ہے نماز کو اور شرح منیہ میں لکھا ہے کہ کہا بعض مشائخؒ نے کہ یہ اس صورت میں ہے کہ نہ محتاج ہو طرف بہت چلنے کے یعنی تین قدم پے در پے رکھنے کے اور نہ طرف کام بہت کے یعنی تین چوٹوں پے در پے کے۔ پس جب محتاج ہوا ان کا اور چلا اور کام کیا بہت فاسد ہو جائے گی نماز اس لئے کہ یہ عمل کثیر ہے۔

نماز میں وضو ٹوٹ جانے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهٖ فَلْيَاْخُذْ بِاَنْفِهٖ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ (رواہ ابوداؤد)

عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے جب کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ اپنی ناک کو پکڑلے (تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ نکسیر پھوٹی ہے) اور وضو کو چلا جائے۔

ایک خاص واقعہ

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا كَبَّرَ انْصَرَفَ وَاَوْمٰى اِلَيْهِمْ اَنْ كَمَا كُنْتُمْ ثُمَّ خَرَجَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ وَرَاْسُهٗ يَقْطُرُ فَصَلّٰى بِهِمْ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا فَنَسِيْتُ اَنْ اَغْتَسِلَ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوٰى مَالِكٌ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا۔

ترجمہ۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے ارادہ سے تشریف لائے۔جب تکبیر کہی گئی۔ تو آپؐ نے صحابہؓ کی جانب منہ پھیر کر اشارہ سے کہا۔ اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو۔ یہ اشارہ کرکے آپؐ مسجد سے باہر نکلے۔غسل کیا اور اس حال میں واپس تشریف لائے کہ آپؐ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ اور صحابہؓ کو نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد آپؐ نے فرمایا میں جنبی (ناپاک) تھا اور غسل کرنا بھول گیا تھا۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَسَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَّبَسَطَ يَدَهٗ كَاَنَّهٗ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُوْلُهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ وَرَاَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِيْسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِّنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهٗ فِيْ وَجْهِيْ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ التَّامَّةِ فَلَمْ يَسْتَاْخِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُّ اَنْ اٰخُذَهٗ وَاللّٰهِ لَوْلَا دَعْوَةُ اَخِيْنَا سُلَيْمٰنَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا يَلْعَبُ بِهٖ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ (رواہ مسلم)

ترجمہ۔ ابوالدرداءؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ ہم نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا اعوذ باللہ منک (میں خدا کے ذریعے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں) پھر آپؐ نے کہا العنک بلعنۃ اللہ (لعنت کرتا ہوں میں تجھ پر خدا کی لعنت) یہ الفاظ آپؐ نے تین مرتبہ کہے۔ پھر آپؐ نے آگے کو ہاتھ بڑھایا۔ گویا آپؐ کسی چیز کو پکڑنا چاہتے ہیں۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم نے آپؐ کو نماز کے اندر ایسی بات کہتے سنا ہے کہ اس سے پہلے کبھی آپؐ کو کہتے نہیں سنا۔ اور ہم نے آپؐ کو ہاتھ پھیلاتے بھی دیکھا ہے آپؐ نے فرمایا خدا کا دشمن شیطان آگ کا انگارا لے کر آیا تھا تاکہ وہ اس کو میرے منہ میں ڈال دے۔پس میں نے کہا کہ میں تجھ سے خدا کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں تین مرتبہ میں نے یہ الفاظ کہے۔ پھر میں نے کہا میں تجھ پر لعنت بھیجتا ہوں۔ خدا کی لعنت تین مرتبہ۔ لیکن وہ میرے آگے سے نہ ہٹا۔ پھر میں نے اس کو پکڑ لینے کا ارادہ کیا۔ خدا کی قسم اگر ہمارے بھائی سلیمانؑ کی دعا نہ ہوتی تو صبح کرتا شیطان بندھا ہوا۔ اور مدینے کے بچے اس سے کھیلتے ہوتے۔

سجدہ سہو کا بیان

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَاِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلٰوتَهٗ وَاِنْ كَانَ صَلّٰى اِتْمَامًا لِاَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِلشَّيْطٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا وَفِيْ رِوَايَةٍ شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ

ترجمہ۔ عطاء بن یسارؒ ابوسعیدؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کہ تم میں سے کسی کو نماز کے اندر یہ شک پیدا ہو کہ کس قدر نماز پڑھی ہے تین رکعت یا چار رکعت تو شک کو دور کر دے۔ اور ایک خاص تعداد کا یقین کرلے اور پھر اس یقین کی بنا پر نماز کو پوری کرکے سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرلے۔ اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھی ہونگی تو یہ دو سجدے ان کو چھ بنا دیں گے۔ اور پوری چار پڑھی ہونگی تو یہ سجدے شیطان کی ذلت کا باعث ہونگے۔

ہفت روزہ خدام الدین لاہور

جلد ۵ | جمعۃ المبارک ۲۱ ربیع الاول ۱۳۷۹ھ مطابق ۲۵ ستمبر ۱۹۵۹ء | شمارہ ۱۰

مثالی تجربہ گاہ

صدر محترم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت پر قوم کے نام اپنے پیغام میں کہا ہے "ہمارے لئے یہ عظیم ترین دن ہے۔ اسی دن اللہ تعالے نے اپنے جود و کرم سے انسانیت کی تکمیل کی اور اس کرۂ ارض کو اپنی اشرف ترین مخلوق کے وجود سے نوازا۔ حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف پیغمبر آخرالزمان تھے۔ بلکہ انہوں نے ایثار و قربانی کی درخشاں زندگی کی ایک مستقل اور روح پرور مثال بھی پیش کی"۔ صدر محترم نے اپنے پیغام میں مزید کہا ہے "پاکستان وہ مثالی تجربہ گاہ ہے۔ جہاں ہم زندگی اور خدمت کے اس عظیم تجربے کو پھر آزما سکتے ہیں۔ جس کی بنیاد آج سے چودہ سو سال پہلے رکھی گئی تھی۔ یہ ایک بڑا کام اور بے مثال ذمہ داری ہے لیکن ہم انتہائی دیانت داری۔ محنت اور ذہنی خلوص کے بغیر اس ذمہ داری کا معمولی حصہ تک پورا نہیں کر سکتے۔ لہذا پاکستان کے ہر مرد۔ عورت اور بچے کو آج پھر یہ عہد کرنا چاہیئے کہ ہم انشاءاللہ اپنے تئیں ایک عدیم النظیر شخصیت اور پیغمبر خدا کے صحیح اُمتی کہلانے کے اہل ثابت کریں گے"۔

صدر محترم کا پیغام وعظ و نصیحت کا ایک حسین اور دلچسپ مرقعہ ہے ہم اس پیغام کے ایک ایک لفظ کی دل سے تائید کرتے ہیں۔ ساری دنیا کے مسلمانوں کو عموماً اور پاکستانی مسلمانوں کو خصوصاً اس پیغام کو بار بار اور غور سے پڑھنا چاہیئے اور اسے لوح دل پر لکھ کر اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو درست کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ہمارے پاس قرآن مجید کی شکل میں ایک مکمل ضابطۂ حیات موجود ہے۔ برصغیر ہند و پاکستان کے مسلمانوں نے پاکستان کا مطالبہ اسی لئے کیا تھا اور معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالے نے بھی ہمارا یہ مطالبہ اسی لئے منظور کیا تھا کہ ہم اس سرزمین میں اس ضابطۂ حیات کو رائج کر کے اپنی زندگیوں کو رسول اللہؐ کے اسوۂ حسنہ کے مطابق بنا سکیں۔

ہمارے لئے پاکستان واقعی ایک مثالی تجربہ گاہ ہے۔ جس میں حکومت اور عوام دونوں کے دلی تعاون سے ایک بار پھر وہ تجربہ آزمایا جا سکتا تھا۔ جس کی بنیاد آج سے چودہ سو سال پیشتر صحرائے عرب میں رکھی گئی تھی۔ اگر عوام کے اندر ذہنی انقلاب پیدا نہ ہو اور وہ اپنی اصلاح نہ کرنی چاہیں تو حکومت کی قانون اور نظم و نسق کی ساری مشینری ان کو راہِ راست پر لانے میں ہرگز کامیاب نہ ہو سکے گی۔ اسی طرح اگر حکومت فحاشی اور بے حیائی کے اڈوں کو قانوناً بند نہ کرے تو عوام کا نواہی سے بچنا اور اوامر کا پابند ہونا بے حد مشکل ہے۔ اس لئے دونوں کو اپنی اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہیئے۔ عوام اکلِ حلال اور صدق مقال کے ذریعہ اپنی زندگیوں کو صراطِ مستقیم کی طرف پھیرنے کی کوشش کریں۔ برائی کے اڈوں سے خود بچیں اور اپنے اہل عیال کو بچائیں۔ حکومت عوام کو صراط مستقیم سے ہٹانے والے جتنے بُرائی کے اڈے ہیں۔ ان سب کو فوراً بند کرے۔

بارہ سال کے عرصہ میں نہ حکومت اور نہ عوام نے اپنی ذمہ داری کو محسوس کیا ہے۔ اب جبکہ صدر محترم نے اپنے پیغام میں قوم کو اس طرف متوجہ کیا ہے۔ تو حکومت اور عوام دونوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ ہمیں یقین ہے کہ دونوں کی کوشش سے پاکستان صحیح معنوں میں ایک مثالی اسلامی مملکت بن جائے گا۔ ہماری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالے دونوں کو اپنی اپنی ذمہ داری نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یا الہ العالمین

آئین کمیشن کی تشکیل

ہمارے وزیر خارجہ نے اپنی ایک تازہ ترین تقریر میں یہ انکشاف کیا ہے کہ آئین کمیشن ایک ماہ کے اندر اندر اپنا کام شروع کر دے گا۔ اگر یہ اعلان حکومت کی پالیسی کے عین مطابق ہے تو اس کے یہ معنی ہوئے کہ حکومت ان دنوں آئین کمیشن کی تشکیل کے سوال پر غور کر رہی ہے۔

ہمارے صدر محترم اور وزیر قانون آئین کے متعلق کئی بار یہ اعلان کر چکے ہیں کہ آئین کی روح اسلامی ہوگی۔ دوسرے الفاظ میں اس کا یہ مطلب ہوا کہ ہمارا نیا آئین کتاب و سنت کی روشنی میں تیار کیا جائے گا۔ اس موقعہ پر یہ عرض کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اگر حکومت واقعی چاہتی ہے۔ کہ کتاب و سنت پر مبنی آئین پاکستان میں نافذ کیا جائے تو اس کا فرض ہے کہ وہ آئین کمیشن کے اراکین میں کتاب و سنت کے ماہر علمائے کرام کو بھی شامل کرے۔ حکومت بے شک قانون اور آئین سازی کے ماہرین کی خدمات حاصل کرے۔ اس پر کسی کو اعتراض کرنے کی گنجائش نہیں۔ لیکن جس طرح قانون اور آئین سازی کے ماہرین کا آئین کمیشن میں شامل کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح کتاب و سنت کے ماہرین کو بھی اس میں نمائندگی دینا ضروری ہے۔ کتاب و سنت کے ماہرین سے ہماری مراد وہ علمائے کرام ہیں۔ جنہوں نے سینہ بسینہ اس علم کو حاصل کیا ہے۔ تراجم اور اردو تفاسیر پڑھ کر قرآن مجید کی نئی نئی تفسیر کرنے والے کتاب و سنت کے ماہرین کی فہرست میں ہرگز شامل نہیں کیے جا سکتے۔

آخر میں ہم ایک بار پھر حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ کتاب و سنت کے ماہرین کو آئین کمیشن میں ضرور شامل کرے۔ وما علینا الا البلاغ۔

مژدۂ مولود النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(از سید سالار کفیل ٹینچ بھاٹہ راولپنڈی چھاؤنی)

گلشن عالم میں محبوب خدا پیدا ہوئے
ہو گیا روشن جہاں شمع ہدیٰ پیدا ہوئے

اہل دنیا کو ضرورت جب ہوئی اصلاح کی
کلمۂ حق کو لئے وہ رہنما پیدا ہوئے

شانِ محبوبی کے صدقے جس پہ عالم ہے نثار
انس و جاں کے مقتدا اور پیشوا پیدا ہوئے

ہو مبارک مومنوں کو جشن میلادِ رسولؐ
اُن کے حامی شافعِ روزِ جزا پیدا ہوئے

کشتیٔ اُمت بھنور سے پار کرنے کیلئے
بن کے رحمت دو جہاں کی ناخدا پیدا ہوئے

تھی تلاشِ حق سے پہلے جستجوئے رہنما
حق دکھانے کیلئے وہ حق نما پیدا ہوئے

جس کی آمد کی بشارت مرسلیں نے دی کبھی
آج مطلوب جہاں خیر الوریٰ پیدا ہوئے

عمر بھر نعتیں کہیں نعتیں سنیں اے نعت خواں
دل میں تیرے کیا رموزِ کبریا پیدا ہوئے

کیوں نہ مجھ سا کمتریں تک شاد ہو جائے کفیلؔ!
سن لیا جب دستگیرِ بینوا پیدا ہوئے

مجلسِ ذکر

منعقدہ جمعرات مورخہ ۱۳۔ ربیع الاوّل ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۷ ستمبر ۱۹۵۹ء

آج ذکر کے بعد مخدومنا و مرشدنا حضرت مولٰنا احمد علی صاحب مدظلہ العالی نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی

اہل اللہ کی صحبت میں تربیت پانے سے ذکر الٰہی کی کثرت کے باعث باطن میں ایک نور پیدا ہوتا ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی **امّا بعد**

یہ حلقۂ ذکر دراصل اس جماعت کے لئے ہوتا ہے جو سلسلہ راشدیہ قادریہ میں منسلک ہے۔ یہ اجتماع ہر جمعرات کو اس جماعت کی تربیت کے لئے ہوتا ہے۔ میں تو گنہگار ہوں۔ لیکن قاعدہ عرض کرتا ہوں کہ طالب جس قدر عقیدت، ادب اور اطاعت سے شیخ کامل کی صحبت میں جائے گا اور جتنا وقت صرف کرکے آئے گا۔ اتنا ہی اس کو فائدہ حاصل ہوگا۔ اس کے دل میں اللہ تعالےٰ کے ذکر کی برکات کا مزید ظہور ہوگا۔ شیخ کامل کی صحبت میں بار بار عقیدت سے آئے اور جتنا عرصہ صحبت میں بیٹھے ذکر قلبی کرتا رہے اللہ تعالےٰ کے فضل سے فائدہ ہوگا۔ چھ سال بعد آنے سے وہ فائدہ نہیں ہو سکتا جو روزانہ آنے سے ہوتا ہے۔ روزانہ آنے سے آہستہ آہستہ رنگ چڑھ جاتا ہے۔ حضرت دین پوریؒ لاہور سے ۳۵۰ میل اور حضرت امروٹیؒ ۵۵۰ میل دُور رہتے تھے مجھے ان دونوں بزرگوں کی خدمت میں حاضر ہونے سے جو حاصل ہوتا تھا۔ اس کو میں الفاظ میں بیان ہی نہیں کر سکتا "دل را بدل رہیست" والا معاملہ ہوتا تھا۔ جوں جوں انسان بیش از بیش ذکر الٰہی کرتا ہے اس کی روحانیت میں ترقی ہوتی جاتی ہے۔ اس کے بعد اول تو انسان گناہوں سے بچتا ہے۔ اگر ہو جائے تو گناہ کی تعیین کر سکتا ہے۔ کیونکہ ادھر اس نے گناہ کیا۔ اُدھر اس کو مار پڑ گئی آہستہ آہستہ ایک درجہ ایسا بھی آتا ہے جہاں پہنچ کر انسان کو حلال حرام کی تمیز ہونے لگتی ہے۔ اللہ تعالےٰ مجھے اور آپ کو ذکر الٰہی کی برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا الٰہ العٰلمین۔

حرام کھانے سے

ایسے خیالاتِ فاسدہ ردیہ دل میں پیدا ہوتے ہیں جن کو انسان زبان پر لانا بھی گوارا نہیں کرتا ایسے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان اندر گھس گیا ہے۔ وہ وساوس و خطرات پیدا کرتا ہے۔ جو باطن کے اندھے ہیں ان کو نہ ان وساوس و خطرات کا احساس ہوتا ہے اور نہ وہ ان سے بچ سکتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالےٰ باطن کی بینائی عطا فرماتا ہے وہ ان سے بچتے ہیں۔ اس طرح ان کی طبیعت میں اور زیادہ صفائی پیدا ہوتی جاتی ہے۔

انسان

یا خود بینا ہو یا اپنی لاٹھی کسی بینا کے ہاتھ میں دیدے تو منزل مقصود پر پہنچ جائے گا۔ اگر انسان نہ خود بینا ہو اور نہ لاٹھی کسی بینا کے ہاتھ میں دے تو کسی گڑھے یا کنوئیں میں گر کر مرے گا۔ ادھر بھی یہی ہے۔ یا تو انسان خود باطن کا بینا ہو یا کسی بینا کے ہاتھ میں ہاتھ دے دے۔ جو کام کرے اس سے پوچھ کر کرے۔ تو گمراہی سے بچ جائے گا۔ اگر نہ خود باطن کا بینا ہو اور نہ بینا کے ہاتھ میں ہاتھ دے تو ایسے شخص کا گمراہی سے بچنا مشکل ہے

شیطنت کا دور

یہ شیطنت کا دَور ہے۔ اس میں شرم و حیا تقریبًا رخصت ہو چکے ہیں۔ ان حالات میں اللہ تعالےٰ کے پاک نام کی روشنی دل میں پیدا کرنی اتنی ہی مشکل ہے۔ جتنا کہ تند و تیز آندھی میں دیا جلانا۔ اب اللہ تعالےٰ کے پاک نام کی بڑی حفاظت کرنی پڑتی ہے اللہ تعالےٰ مجھے اور آپ کو اللہ تعالےٰ کا نام زیادہ سے زیادہ وردِ زبان کرنے کی توفیق عطا فرمائے

آمین یا الٰہ العالمین

خوفِ خدا

چونکہ مسلمان کے دل میں خوفِ خدا نہیں ہے۔ اس لئے آج کل عام طور پر معاملات میں یہ بڑا جھوٹا، فریب کار، بدلحاظ، بداخلاق اور بددیانت ہے۔ میں ہمیشہ عرض کیا کرتا ہوں کہ اللہ ھو کے پاک نام کی برکت سے انسان کے دل میں ایک چراغ روشن ہوتا ہے۔ جب یہ گناہ کرتا ہے تو یہ چراغ بجھ جاتا ہے۔ اس کے بعد اگر توبہ کی توفیق ہو جائے تو پھر یہ چراغ روشن ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

عَنۡ عَبۡدِ اللّٰہِ بۡنِ مَسۡعُوۡدٍ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنۡبِ کَمَنۡ لَّا ذَنۡبَ لَہٗ (باب الاستغفار والتوبہ) ۔ الفصل الثالث) (رواہ ابن ماجہ)

(ترجمہ۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی مانند ہے۔ جس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں، اگر توبہ کی توفیق نہ ہو تو پھر یہ چراغ دوبارہ روشن نہ ہوگا۔ اللہ تعالےٰ مجھے اور آپ کو اوّل تو گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اگر گناہ ہو جائے تو اس سے توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین یا الٰہ العٰلمین۔

واصل باللہ

ذکر الٰہی کی برکت سے انسان جس قدر واصل باللہ ہوتا جائے گا۔ اسی قدر سب سے کٹتا جائے گا، بظاہر سب کے ساتھ ہوگا۔ سب سمجھتے ہیں کہ میرا ہے۔ لیکن حقیقت میں وہ سوائے اللہ تعالےٰ کے کسی کا نہیں ہوتا۔ دنیادار جب مرتا ہے تو اس کو مکان، بیوی اور دولت یاد آتی ہے اس لئے روتا ہے۔ واصل باللہ دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! جلدی اٹھا۔ اس کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے کہ اس کے اِدھر چور اُدھر ڈاکو اور ادھر حرام خور رہتے ہیں

ایک مثال

کلہاڑی جب لوہار کی دوکان سے بن کر آتی ہے تو اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے لوہار کے ہتھوڑے کی چوٹیں اس پر نظر آتی ہیں۔ نکل ہونے کے بعد اس میں جاذبیت اور چمک پیدا ہو جاتی ہے۔ جب کالی تھی تو کوئی اس کو کندھے پر اٹھانے کو تیار نہ تھا نکل ہونے کے بعد ہر ایک شوق سے

اٹھائے پھرتا ہے۔ علم کتابوں سے حاصل ہوتا ہے۔ لیکن اس میں جاذبیت اللہ والوں کی صحبت میں پیدا ہوتی ہے۔ عالم ہونا اور چیز ہے۔ تربیت باطنی اور چیز ہے۔ اس کے متعلق مولانا روم رح فرماتے ہیں ؎

مولوی ہرگز نشد مولائے روم
تا غلام شمس تبریزی نشد

شیخ کامل

طالب صادق کی اسی طرح تربیت کرتا ہے جس طرح ماں بچے کی تربیت کرتی ہے۔ ماں بچے کی قدم قدم پر رہنمائی کرتی ہے۔ بچہ بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے تو ماں کہتی ہے دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ وہ بڑا لقمہ منہ میں ڈالتا ہے۔ تو ماں کہتی ہے چھوٹا لقمہ ڈالو۔ اسی طرح شیخ کامل طالب صادق کی تربیت کرتا ہے اور اس کو نشیب و فراز سمجھاتا ہے۔ خوش نصیب ہے وہ طالب جو شیخ کامل کی زندگی میں تکمیل تک پہنچ جائے۔ اس قسم کے خوش نصیب بہت کم ہوتے ہیں۔ سارے تکمیل تک نہیں پہنچتے۔ اس مجلس میں حاضر ہونے کا ایک فائدہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کا عکس پڑتا ہے۔ اس سے اندر اندر ہی کچھ بل جاتا ہے

اللہ ھو

کے پاک نام کے بے شمار فائدے ہیں۔ ان میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ حلال اور حرام کی تمیز ہو جاتی ہے۔ اس کے بغیر یہ تمیز نہ امراء کو ہوتی ہے نہ وزراء کو۔ نہ سلاطین کو اور نہ علمائے کرام کو۔ یہ تمیز ریاضت سے اللہ والوں کی صحبت میں اللہ تعالےٰ کا پاک نام بکثرت لینے سے پیدا ہوتی ہے۔ خدا جانے حرام کتنے درجے طے کرکے آتا ہے۔ فرض کیجئے آپ ایک دوکاندار سے گھی خرید کر لاتے ہیں اور اس کے متعلق کامل کہتا ہے کہ حرام کا ہے۔ آپ کہیں گے کہ دوکاندار نے تازہ کنستر کھول کر ہمیں گھی دیا ہے۔ حرام کس طرح ہو گیا دوکاندار کہتا ہے کہ میں فلاں چوہدری کے گھر سے گھی کا کنستر خرید کر لایا ہوں۔ چوہدری صاحب کے گھر میں دس بھینسیں اپنی ہیں۔ اس میں حرام کہاں سے گھس آیا؟ میں عرض کرتا ہوں کہ حرام کہاں سے گھس آتا ہے؟ بھینس اگر پرائے کھیت میں گھس جاتی ہے جب تک کھیت کا مالک نہ ہٹائے کھڑا رہتا نہیں ہٹاتا۔ بعض گڈریے تو خود دوسروں کے کھیت میں ڈال دیتے ہیں مالک کی مرضی کے بغیر بھینس نے جتنا چارہ کھایا اس سے جو دودھ پیدا ہوگا وہ حرام کا ہوگا۔ اس دودھ سے جو مکھن برآمد ہوگا وہ بھی حرام کا ہوگا۔ اس مکھن سے جو گھی بنے گا وہ بھی حرام ہوگا۔ اگر بالٹی دودھ کی بھری ہوئی ہو اور اس میں ایک تولہ پیشاب کا پڑ جائے تو سارا ہی دودھ پلید ہو جائے گا۔ اسی طرح گھی کے کنستر میں ایک چھٹانک حرام کا گھی مل جائے تو سارا کنستر حرام ہو جائے گا۔ باطن کا بینا دیکھ کر کہتا ہے کہ یہ گھی حرام کا ہے۔

دعاء

اللہ تعالےٰ مجھے اور آپ کو اپنے پاک نام کی برکات نصیب فرمائے آمین یا الٰہ العٰلمین

اصلاح اخلاق کے متعلق

حضورؐ کے دس اہم ارشادات

(۱) اَلْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ

(ترجمہ) حیا ایمان کا جزو ہے۔

(۲) اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُھُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَاءِ

(ترجمہ) مہربانی کرنے والوں پر خدا مہربان ہے۔ تم دنیا والوں پر مہربانی کرو۔ تم پر آسمان والا رحم کریگا

(۳) لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا۔

(ترجمہ) وہ ہم میں سے نہیں جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کیا۔ اور ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کی

(۴) مَا اَکْرَمَ شَابٌّ شَیْخًا مِّنْ اَجَلِ سِنِّہٖ اِلَّا قَیَّضَ اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَ سِنِّہٖ مَنْ یُّکْرِمُہٗ

(ترجمہ) جس جوان نے کسی بڑھے کی اس لئے تعظیم کی کہ وہ ضعیف العمر ہے تو اللہ اس کے لئے ایسے شخص کو مقرر کر دے گا جو بڑھاپے میں اس کی عزت کرے گا۔

(۵) سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُہٗ کُفْرٌ۔

(ترجمہ) مسلمان کو گالی دینا سخت گناہ ہے۔ اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔

(۶) عَلَیْکُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ

(ترجمہ) سچائی کی عادت بنا لو کیونکہ سچائی بھلائی کا راستہ دکھاتی ہے اور بھلائی جنت میں داخل کر دیتی ہے۔

(۷) لَا یَنْبَغِیْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یَّکُوْنَ لَعَّانًا۔

(ترجمہ) مسلمان کے لئے مناسب نہیں کہ وہ کسی پر لعنت بھیجے۔

(۸) اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔

(ترجمہ) جب تجھ میں حیا باقی نہ ہے تو جو جی چاہے کر۔

(۹) لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَاطِعٌ

(ترجمہ) رشتہ توڑنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۱۰) اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ

(ترجمہ) (آپ نے فرمایا) میں دنیا میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ اخلاق کی خوبیوں کو مکمل کر دوں۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "تم اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے سامنے پانچ باتوں کا بیان فرمایا۔ ان پانچ باتوں میں سے ایک بات یہ بھی :-

وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ

تم لوگوں کے لئے وہی چاہو جو اپنے لئے چاہتے ہو۔ (ماخوذ)

خطبہ یوم الجمعہ ۱۴ ربیع الاول ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۸ ستمبر ۱۹۵۹ء

از جناب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب دروازہ شیرانوالہ لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ اَمَّا بَعْد

گذشتہ ہلاک ہونیوالی قومیں تین جرموں کی مجرم تھیں جو انکی تباہی کیلیے یا لعنت کی موت سے مرنے کا باعث بنے

ان تینوں جرموں کے نام

پیغمبروں کی تکذیب (جھٹلانا) پیغمبروں کی توہین (بے عزتی کرنا) پیغمبروں پر مذاق اڑانا (یعنی ٹھٹھا کرنا)

اس لئے

یہ چیزیں اس لئے موجودہ دور کے مسلمانوں کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہیں ۔ تاکہ آج کل کے مسلمان ان قوموں کے حالات کے آئینے میں اپنا منہ دیکھ لیں کہ کہیں ہم بھی اسی قسم کے امراض میں تو مبتلا نہیں ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے دین یعنی اسلام اور دین اسلام کے احکام کا مجموعہ جس کا نام قرآن مجید ہے اس کے پہنچانے والے علماء دین کے ساتھ ہم کیا سلوک کر رہے ہیں ۔ کیا ان کے پیش کردہ اسلام (جو قرآن مجید میں ہے) کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں ۔ یا اس اسلام کو دقیانوسی اور پرانا اور نعوذ باللہ من ذالک بوسیدہ کہہ کر ٹال تو نہیں رہے اور ان پیش کرنیوالوں کے متعلق توہین کے الفاظ تو منہ سے نہیں نکال رہے کہ ان مسجد نشین ملاؤں کو دنیا کی تو کوئی خبر نہیں ہے کہ زمانہ کس قسم کی تعلیم چاہتا ہے اور موجودہ دور میں کس تعلیم سے آراستہ ہو کر دنیا میں بسنے والی قوموں (مثلاً انگریز ۔ امریکن ۔ فرانسیسی اور جرمن) میں آدمی عزت پا سکتا ہے

معزز تعلیمیافتہ حضرات

سے عرض کرتا ہوں کہ اگر ان غیر مسلم قوموں میں کوئی خوبی کی بات ہے تو بے شک لے لیں ۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے ۔ البتہ یہ چیز بھی نظر سے اوجھل نہ ہونے پائے کہ مذہب اسلام ایک ایسا مذہب ہے ۔ جس کی اپنی تہذیب اور تمدن ہے اور اسلام ہر شعبہ حیات میں مسلمانوں کی بہترین رہنمائی کرتا ہے ۔ مثلاً اخلاقی ۔ معاشرتی اقتصادی سیاسی ۔ دینوی اور اخروی غرضیکہ ہر شعبہ حیات میں بہترین راہ نما ہے ۔ اور چونکہ اسلام میں ان سب چیزوں کا ماخذ اور منبع آسمانی کتاب (قرآن مجید) ہے ۔ اس لئے ہم ببانگ دہل یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہر شعبۂ حیات میں مسلمان کے پاس خدائی رہنمائی والی تعلیم موجود ہے اور سوائے مسلمان قوم کے خدا تعالےٰ کی راہ نمائی والی کتاب کسی قوم کے پاس موجود نہیں ہے ۔

لہٰذا

الحمد للہ مسلمان کو کسی دوسری قوم سے کوئی چیز لینے کی ضرورت نہیں ۔ بلکہ چونکہ دوسری دنیا میں بسنے والی کسی قوم کے پاس خدائی راہ نمائی والی کوئی کتاب نہیں ہے ۔ اس لئے انہیں مسلمان قوم سے پوچھنا پڑے گا کہ اس معاملہ میں ایسا پروگرام بتلایئے کہ ہماری دنیا بھی سنور جائے اور آخرت میں اللہ تعالےٰ کے روبرو بھی سرخرو ہو کر جائیں

میرے عزیز نوجوان

میری گذشتہ سطور کا حاصل یہ ہے کہ تمہیں تہذیب و تمدن وغیرہ چیزوں میں دوسری قوموں کا راہ نما بننا چاہیئے اور تمہیں دوسری کسی قوم کے تہذیب و تمدن وغیرہ میں جذب ہونے کی ضرورت نہیں ہے اور چونکہ اسلامی تہذیب و تمدن کے اصول میں خدا تعالیٰ کی راہ نمائی ہے ۔ اس لئے قیامت کے دن بھی مسلمان کو اصولاً یہ کھٹکا نہیں پیش آئے گا کہ تم نے یہ کیوں کیا اور یہ کیوں نہ کیا

ہاں دنیا میں دوسری بسنے والی

قوموں کو یہ خطرہ ضرور دل میں رہیگا اور دنیا میں یہ خیال نہ بھی رہا ۔ تو بھی آخرت میں یہ چیزیں ضرور پیش آئیں گی کہ تم نے یہ کیوں کیا اور یہ کیوں نہ کیا اور جب تمہارے پاس خدائی قانون نہیں رہا تھا تو تم نے مسلمانوں کی لازوال کتاب قرآن مجید کے پیش کردہ اصول سے کیوں استفادہ نہیں کیا تھا ۔ کیونکہ مسلمانوں کی اس کتاب مقدس کی حفاظت کا میں نے ذمہ لیا ہوا تھا ۔ اور میری ذمہ داری ہی کا یہ نتیجہ تھا کہ دنیا میں کوئی آسمانی کتاب انسانی دماغوں میں ہر دور میں محفوظ نہیں رکھی جاتی تھی سوائے قرآن مجید کے کہ ہر دور میں اس کے ہزاروں بلکہ مثلاً آج کل ستر کروڑ مسلمانوں کی آبادی میں لاکھوں حافظ مل سکتے ہیں ۔

اور اس جرح کا

غیر مسلم اقوام کے پاس کوئی جواب نہیں ہوگا اور اے مسلمان تو شکر کر کہ انشاء اللہ تعالیٰ تو اس جرح سے محفوظ رہے گا ۔

اے مسلمان

اب تیرے لئے راہ نجات یہی ہے کہ تو جو چاہے دنیا میں کر مگر اس آسمانی کتاب کا دامن نہ چھوڑ ۔ دن رات کے چوبیس گھنٹے اپنی زندگی کے اس کی روشنی میں بسر کر ۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ تو دنیا میں بھی کامیاب زندگی بسر کرے گا ۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ تیرا مددگار ہوگا۔ بقول شخصے

دوستاں را کجا کنی محروم
تو کہ با دشمناں نظر داری

اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرا یقین کامل ہے کہ اے مسلمان جب تو نے قانون الٰہی کا ہر معاملہ میں دنیا کا ہو۔ یا آخرت کا ہو۔ احترام کیا ہوگا تو پھر آخرت میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ یقیناً کامیاب ہوگا اگر سہواً یا نسیاناً کوئی فروگذاشت ہو گئی تو انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرما دے گا۔ الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ مبارکاً علیہ۔ ہمارا خدا تعالیٰ اتنا سخت گیر نہیں ہے۔ بلکہ وہ ارحم الراحمین ہے۔ والحمد للہ علیٰ ذالک

اس تمہید کے بعد

گذشتہ ہلاک ہونیوالی قوموں کے مذکورہ صدر

تین جرم ملاحظہ ہوں

پہلا جرم انبیاء علیہم السلام کی تکذیب

اس کے متعدد شواہد

پہلا

(كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۝ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝ قَالُوا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ ۝ قَالَ وَمَا عِلْمِي بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي لَوْ تَشْعُرُونَ ۝ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ ۝ قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ ۝)۔ سورۃ الشعراء ع ۱۔ پ ۱۹۔

ترجمہ۔ نوح کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔ جب ان کے بھائی نوح نے کہا۔ کیا تم ڈرتے نہیں۔ میں تمہارے لئے امانتدار رسول ہوں پس اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور میں اس پر کوئی مزدوری نہیں مانگتا۔ میری مزدوری تو بس رب العالمین کے ذمہ ہے۔ سو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ انہوں نے کہا ہم تجھ پر ایمان لائیں حالانکہ تیرے تابع تو کمینے لوگ ہوئے ہیں اور کہا مجھے کیا خبر کہ وہ کیا کرتے تھے۔ ان کا حساب تو میرے رب ہی کے ذمہ ہے۔ کاش کہ تم سمجھتے اور میں ایمان لانے والوں کو دور کرنیوالا نہیں ہوں۔ میں تو بس کھول کر ڈرانے والا ہوں۔ کہنے لگے۔ اے نوح اگر تو باز نہ آیا تو ضرور سنگسار کیا جائے گا۔

جھٹلانے کا نتیجہ

حضرت نوح علیہ السلام کو جھٹلانے کا نتیجہ پھر یہ نکلا کہ پھر بجز معدودے چند ایمان داروں کے باقی ساری قوم کی قوم کو غرق کر دیا گیا۔ دنیا میں ڈوب کر مرے اور قیامت کے دن جہنم رسید ہوں گے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

دوسرا

(كَذَّبَتْ عَادٌ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۝ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً تَعْبَثُونَ ۝ وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ ۝ وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝ وَاتَّقُوا الَّذِي أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُونَ ۝ أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ ۝ وَجَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ قَالُوا سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَوَعَظْتَ أَمْ لَمْ تَكُنْ مِنَ الْوَاعِظِينَ ۝ إِنْ هَٰذَا إِلَّا خُلُقُ الْأَوَّلِينَ ۝ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ۝ فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنَاهُمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝) سورۃ الشعراء ع ۷۔ پ ۱۹۔ (ترجمہ۔

قوم عاد نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔ جب ان سے ان کے بھائی ہود نے کہا۔ کہ تم کیوں نہیں ڈرتے۔ البتہ میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں۔ پس اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور میں تم سے اس پر کوئی مزدوری نہیں مانگتا میری مزدوری تو بس رب العالمین کے ذمہ ہے۔ کیا تم ہر اونچی زمین پر کھیلنے کے لئے ایک نشان بناتے ہو۔ اور بڑے بڑے محل بناتے ہو۔ شاید کہ تم ہمیشہ رہو گے اور جب ہاتھ ڈالتے ہو تو بڑی سختی سے پکڑتے ہو۔ پس اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور اس سے ڈرو جس نے تمہاری ان چیزوں سے مدد کی ہے۔ جنہیں تم بھی جانتے ہو چارپایوں اور اولاد سے اور باغوں اور چشموں سے تمہیں مدد دی۔ میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ کہنے لگے تو نصیحت کر یا نہ کر ہمارے لئے سب برابر ہے۔ یہ تو بس پہلے لوگوں کی ایک عادت ہے اور ہمیں عذاب نہیں ہوگا۔ پھر انہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا۔ تب ہم نے انہیں ہلاک کر دیا۔ البتہ اس میں بڑی نشانی ہے اور ان میں اکثر ایمان لانے والے نہیں اور بے شک تیرا رب زبردست رحم کرنے والا ہے

حاصل

یہ نکلا کہ عاد کی بدنصیب قوم نے اپنے وقت کے پیغمبر ہود علیہ السلام کو جھٹلایا اور عذاب الٰہی میں مبتلا ہو کر دنیا سے لعنت کی موت سے رخصت ہوئے۔ اَللّٰهُمَّ اَعِذْنَا مِنْ هٰذَا الْمَوْتِ

تیسرا

(كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ۝ فَقَالُوا أَبَشَرًا مِنَّا وَاحِدًا نَتَّبِعُهُ إِنَّا إِذًا لَفِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ۝ أَأُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ ۝ سَيَعْلَمُونَ غَدًا مَنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ ۝ إِنَّا مُرْسِلُو النَّاقَةِ فِتْنَةً لَهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ۝ وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُحْتَضَرٌ ۝ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَىٰ فَعَقَرَ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۝ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ۝)۔ سورۃ القمر ع ۲۔ پ ۲۷۔ (ترجمہ۔ قوم ثمود نے بھی ڈرانے والوں کو جھٹلایا تھا۔ پس کہا کیا ہم اپنے میں سے ایک آدمی کے کہنے پر چلیں گے۔ تب تو ہم ضرور گمراہی اور دیوانگی میں جا پڑینگے کیا ہم میں سے اسی پر وحی بھیجی گئی بلکہ وہ بڑا جھوٹا (اور) شیخی خورہ ہے عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون بڑا جھوٹا اور (شیخی خورہ) ہے۔ بے شک ہم ان کی آزمائش کے لئے اونٹنی بھیجنے والے ہیں۔ پس (اے صالح) ان کا انتظار کر

اور صبر کر اور ان سے کہہ دو کہ پانی ان میں بٹ گیا ہے - ہر ایک اپنی باری سے پانی پلایا کرے - پھر انہوں نے اپنے رفیق کو بلایا تب اس نے ہاتھ بڑھایا اور (اس کی) کھونچیں کاٹ ڈالیں - پھر (دیکھا) ہمارا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا - بے شک ہم نے ان پر اور زور کی چیخ کا عذاب بھیجا - پھر وہ ایسے ہو گئے کہ جیسا کانٹوں کی باڑ کا چورا

عبرت

اے قرآن مجید سے روگردانی کرنے والو اور قرآن مجید کی اشاعت کرنے والے علماء دین کی توہین کرنے والو اور ان علماء کرام کو ذلیل کرنے والے الفاظ (مثلاً سپیٹر بیکار - ان کا وجود قوم پر ایک بار گراں کہہ کر اپنے دل کو خوش کر لینے والو) قوم ثمود کے واقعات اور نتائج کو آنکھیں کھول کھول بار بار پڑھو اور ان واقعات سے عبرت حاصل کرو اور قرآن مجید کے ارشادات کو سر آنکھوں پر رکھ لو تو اللہ تعالے کے عذاب سے بچ جاؤ گے - ورنہ پھر جو تمہارے حق میں مہلک نتائج نکلیں گے وہ ناقابل برداشت ہوں گے اور تمہیں سوائے دست حسرت ملنے کے کچھ حاصل نہیں ہو گا - وما علینا الا البلاغ

چوتھا

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ ۝ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّا آلَ لُوطٍ نَّجَّيْنَاهُم بِسَحَرٍ ۝ نِّعْمَةً مِّنْ عِندِنَا كَذَٰلِكَ نَجْزِي مَن شَكَرَ ۝ وَلَقَدْ أَنذَرَهُم بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ۝ وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَن ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ۝ وَلَقَدْ صَبَّحَهُم بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ۝ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ۝ (سورۃ القمر ۲ پ ۲۷) -

(ترجمہ - قوم لوطؑ نے بھی ڈرانے والوں کو جھٹلایا تھا - بیشک ہم نے ان پر پتھر برسائے سوائے لوطؑ کے گھر والوں کے ہم نے اس پچھلی رات کو نجات دی - یہ ہماری طرف سے فضل ہے جو شکر کرتا ہے - ہم اسے ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں اور وہ انہیں ہماری پکڑ سے ڈرا چکا تھا - پس وہ ڈرانے میں شک کرنے لگے اور البتہ اس سے اس کے مہمانوں کا مطالبہ کرنے لگے تو ہم نے اُن کی آنکھیں مٹا دیں - پس (کہا) میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو اور بے شک صبح کو ان پر ایک عذاب نہ ٹلنے والا آ پڑا - پس میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو فاعتبروا یا اولی الابصار

حاصل

یہ ہے کہ ہادی کی آواز کو کالعدم قرار دینے والے اور اپنے لہو و لعب کے دنیاوی مشاغل میں محو رہنے والو - کا یہی تباہ کن نتیجہ نکلتا رہا ہے اور آئندہ بھی ایسے لوگوں کا یہی نتیجہ نکلتا رہیگا - و ما علینا الا البلاغ واللہ یہدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم -

پانچواں

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِهِ وَتَبْغُونَهَا عِوَجًا وَاذْكُرُوا إِذْ كُنتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ وَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ۝ (سورۃ الاعراف ع ۱۱ - پ ۸)

ترجمہ اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا - فرمایا - اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو - اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں - تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس دلیل پہنچ چکی ہے - سو ماپ اور تول کو پورا کرو - اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو - یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایماندار ہو اور سڑکوں پر اس غرض سے مت بیٹھا کرو کہ اللہ پر ایمان لانے والوں کو دھمکیاں دو اور اللہ کی راہ سے روکو اور اس میں ٹیڑھا پن تلاش کرو - اور اس حالت کو یاد کرو جب کہ تم تھوڑے تھے - پھر اللہ نے تمہیں زیادہ کر دیا - اور دیکھو کہ فساد کرنے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے -

شعیب علیہ السلام کی قوم کے کافروں کے سرداروں کا جواب

حضرت شعیب علیہ السلام کی دعوت کا ذکر اوپر کی آیتوں میں آ چکا ہے اب اس قوم کے کافروں کے سرداروں کا جواب سنئے -

(وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا إِنَّكُمْ إِذًا لَّخَاسِرُونَ ۝ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ۝ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَانُوا هُمُ الْخَاسِرِينَ ۝ فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ فَكَيْفَ آسَىٰ عَلَىٰ قَوْمٍ كَافِرِينَ ۝) سورۃ الاعراف ع ۱۱ - پ ۹

ترجمہ - اس کی قوم میں سے جو کافر سردار تھے - انہوں نے کہا اگر تم شعیبؑ کی تابعداری کرو گے تو بے شک نقصان اٹھاؤ گے - پھر انہیں زلزلے نے آ پکڑا پھر وہ صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے رہ گئے - جنہوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا - گویا کہ وہ وہاں کبھی بسے ہی نہ تھے جنہوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا - وہی نقصان اٹھانے والے ہوئے - پھر ان سے منہ پھیرا اور کہا - اے میری قوم تحقیق میں نے تمہیں اپنے رب کے احکام پہنچا دیئے اور میں نے تمہارے لئے خیر خواہی کی - پھر کافروں کی قوم پر میں کیونکر غم کھاؤں -

نتیجہ

برادران اسلام آپ نے شعیب علیہ السلام کی قوم کا نتیجہ دیکھ لیا - اسی طرح اگر ہم مسلمانوں نے اپنے پیغمبر سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمائے ہوئے احکام کی مخالفت کی تو ہم بھی ویسے ہی مجرم اور انہی قسم کی سزاؤں کے مستحق ہوں گے جو پہلی امتوں کو ملی ہیں - اللہم وفقنا لاتباع نبیک الکریم صلی اللہ علیہ وسلم آمین یا الہ العالمین -

دوسری مہلک بیماری

انبیا علیہم السلام کی توہین ہے

اس کے متعدد شواہد ملاحظہ ہوں

پہلا

حضرت نوح علیہ السلام کی توہین

قَالُوا لَئِن لَّمْ تَنتَهِ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ ۝ قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ ۝ فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَن مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ فَأَنجَيْنَاهُ وَمَن مَّعَهُ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ۝ ثُمَّ أَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبَاقِينَ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ۝) سورۃ الشعراء ع ۶ - پ ۱۹ - (ترجمہ - کہنے لگے اے نوح اگر تو باز نہ آیا تو ضرور سنگسار کیا جائے گا - کہا اے میرے رب میری قوم نے مجھے جھٹلایا ہے - پس تو میرے اور ان کے درمیان فیصلہ ہی کر دے اور مجھے اور جو میرے ساتھ ایمان والے ہیں نجات دے پھر ہم نے اسے اور جو اس کے ساتھ بھری کشتی میں تھے بچا لیا - پھر ہم نے اس کے بعد باقی لوگوں کو غرق کر دیا البتہ اس میں بڑی نشانی ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں۔

ہود علیہ السلام کی توہین

(قَالُوا سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَوَعَظْتَ أَمْ لَمْ تَكُن مِّنَ الْوَاعِظِينَ ۝ إِنْ هَٰذَا إِلَّا خُلُقُ الْأَوَّلِينَ ۝ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ۝ فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنَاهُمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ۝) سورۃ الشعراء ع ۷ - پ ۱۹) - ترجمہ - کہنے لگے تو نصیحت کر یا نہ کر ہمارے لئے سب برابر ہے - یہ تو بس پہلے لوگوں کی ایک عادت ہے اور ہمیں عذاب نہیں ہوگا پھر انہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا - تب ہم نے انہیں ہلاک کر دیا - البتہ اس میں بڑی نشانی ہے اور ان میں اکثر ایمان لانے والے نہیں۔

جرم کیا تھا اور سزا کیا ملی

جرم یہ تھا کہ پیغمبر خدا کی توہین اور تکذیب کی اور سزا یہ ملی کہ سوائے چند افراد کے باقی سب لوگ ہلاک ہو گئے۔

حضرت شعیب علیہ السلام اور ان کے متبعین کی توہین

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِن قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ۚ قَالَ أَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِينَ ۝ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا إِنْ عُدْنَا فِي مِلَّتِكُم بَعْدَ إِذْ نَجَّانَا اللَّهُ مِنْهَا ۚ وَمَا يَكُونُ لَنَا أَن نَّعُودَ فِيهَا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّنَا ۚ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ۝) سورۃ الاعراف ع ۱۱ پ ۹ - ترجمہ - اس کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا - اے شعیبؑ ہم تجھے اور انہیں جو تم پر ایمان لائے ہیں - اپنے شہر سے ضرور نکال دیں گے - یا یہ کہ تم ہمارے دین میں واپس آ جاؤ - فرمایا - کیا اگرچہ ہم اس دین کو ناپسند کرنے والے ہوں ہم تو اللہ پر بہتان باندھنے والے ہو جائیں - اگر ہم تمہارے مذہب میں واپس آئیں - بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں اس سے نجات دی ہے ہمیں یہ حق نہیں کہ تمہارے دین میں لوٹ کر آئیں - مگر یہ کہ اللہ چاہے جو ہمارا رب ہے - ہمارے رب کا علم ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے - ہم اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں - اے رب ہمارے ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے موافق فیصلہ کر دے اور تو بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

حضرت شعیب علیہ السلام متکبرین قوم کی دھمکی سہ گئے

مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو تبلیغ دین کا فریضہ تھا اس سے دست بردار نہیں ہوئے - بالآخر اس کشمکش کا

نتیجہ

یہ نکلا فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ۝ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۚ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَانُوا هُمُ الْخَاسِرِينَ ۝) سورۃ الاعراف رکوع ۱۱ - پ ۹ - پھر انہیں زلزلہ نے آ پکڑا - پھر وہ صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے رہ گئے - جنہوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا - گویا کہ وہ کبھی وہاں بسے ہی نہیں تھے - جنہوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا وہی نقصان اٹھانے والے ہوئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توہین

(وَقَالَ مُوسَىٰ يَا فِرْعَوْنُ إِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ۝ حَقِيقٌ عَلَىٰ أَن لَّا أَقُولَ عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ۚ قَدْ جِئْتُكُم بِبَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَرْسِلْ مَعِيَ بَنِي إِسْرَائِيلَ ۝ قَالَ إِن كُنتَ جِئْتَ بِآيَةٍ فَأْتِ بِهَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ۝ وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ ۝ قَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ ۝) سورۃ الاعراف ع ۱۳ - پ ۹

ترجمہ - اور موسیٰؑ نے کہا اے فرعون بے شک میں رب العالمین کی طرف سے رسول ہو کر آیا ہوں - میرے لئے یہی مناسب ہے کہ سوائے سچ کے کوئی بات خدا کی طرف منسوب نہ کروں - میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس ایک بڑی دلیل لایا ہوں - پس بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے کہا اگر تو کوئی نشانی لے کر آیا ہے تو وہ لا اگر تو سچا ہے - پھر اس نے اپنا عصا ڈال دیا - وہ اسی وقت صریح اژدہا ہو گیا اور اپنا ہاتھ نکالا - تو اسی وقت دیکھنے والوں کے لئے سفید نظر آنے لگا - فرعون کی قوم کے سرداروں نے کہا کہ بیشک یہ بڑا ماہر جادوگر ہے

یہی حضرت موسیٰ علیہ السلام

کی زبردست توہین ہے کہ اولوالعزم پیغمبر خدا کو جادوگر کہنا - پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سچا کر دکھایا اور فرعون کو مع اپنے لشکر کے بحیرہ قلزم میں غرق کر دیا - فاعتبروا یا اولی الابصار

تیسری روحانی مہلک بیماری

انبیاء علیہم السلام پر مذاق اُڑانا بھی

اس کا ثبوت

یٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ

(سورہ یٰسٓ رکوع ۲ پ ۲۳)۔ ترجمہ۔ کیا افسوس ہے بندوں پر ان کے پاس ایسا کوئی بھی رسول نہیں آیا۔ جس سے انہوں نے ہنسی نہ کی ہو۔

اس سے معلوم ہوا

کہ ہمیشہ بدقسمت اور بد نصیب انسانوں نے انبیاء علیہم السلام پر مذاق اڑایا اور پھر عذاب الٰہی میں مبتلا ہو کر اس دنیا سے رخصت ہوتے رہے اس کا ثبوت ملاحظہ ہو۔

شیخ الاسلام کا حاشیہ

"یعنی دیکھتے اور سنتے ہیں کہ دنیا میں کتنی قومیں پہلے پیغمبروں سے ٹھٹھا کرکے غارت ہو چکی ہیں۔ جن کا نام و نشان مٹ چکا۔ کوئی ان میں سے لوٹ کر ادھر واپس نہیں آئی۔ عذاب کی چکی میں سب پس کر برابر ہو گئیں۔ اس پر بھی عبرت نہیں ہوتی۔ جب کوئی رسول آتا ہے۔ وہی تمسخر اور استہزاء شروع کر دیتے ہیں جو پہلے کفار کی عادت تھی۔ چنانچہ آج خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفار مکہ کا یہی معاملہ ہے اور بالآخر نتیجہ بھی وہی نکلا جو پہلی قوموں کے حق میں نکلا تھا۔ اللہم لا تجعلنا منہم یا ارحم الراحمین۔

ابو عبدالرحمٰن لدھیانوی

خائب و خاسر کون ہیں؟

(۱) اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ (پ ۳۰ ع ۲۴)
بے شک انسان خسارے میں ہے۔

عوام الناس

اس سے بڑھ کر ٹوٹا کیا ہوگا کہ برف بیچنے والے دکاندار کی طرح اسکی تجارت کا راس المال جسے عمر عزیز کہتے ہیں۔ دم بدم کم ہوتا جا رہا ہے۔ اگر اس رواروی میں کوئی ایسا کام نہ کر لیا۔ جس سے یہ عمر رفتہ ٹھکانے لگ جائے۔ بلکہ ایک ابدی اور غیر فانی متاع بن کر ہمیشہ کے لئے کارآمد بن جائے تو پھر خسارہ کی کوئی انتہا نہیں۔ زمانہ کی تاریخ پڑھ جاؤ اور خود اپنی زندگی کے واقعات پر غور کرو۔ تو ادنیٰ غور و فکر سے ثابت ہو جائے گا کہ جن لوگوں نے انجام بینی سے کام نہ لیا اور مستقبل سے بے پرواہ ہو کر محض خالی لذتوں میں وقت گذار دیا۔ وہ آخر کار کس طرح ناکام و نامراد بلکہ تباہ و برباد ہو کر رہے۔ آدمی کو چاہیئے کہ وقت کی قدر پہچانے اور عمر عزیز کے لمحات کو یونہی غفلت و شرارت یا لہو و لعب میں نہ گنوائے۔ یہ اوقات تحصیل شرف و مجد اور فضل و کمال کے حاصل کرنے کی گرم بازاری کے ہیں۔ اگر غفلت و نسیان میں گذار دیئے گئے تو سمجھو کہ اس سے بڑھ کر آدمی کے لئے کوئی خسارہ نہیں ہو سکتا۔ بس خوش نصیب اور اقبال مند انسان وہی ہیں جو اس عمر فانی کو باقی اور ناکارہ زندگی کو کامیاب بنانے کے لئے جد و جہد کرتے ہیں اور بہترین اوقات اور عمدہ مواقع کو غنیمت سمجھ کر کسب سعادت اور تحصیل کمال کی کوشش میں سرگرم رہتے ہیں۔

خسارہ سے بچنے کیلئے چار چیزوں کی ضرورت

خسارہ سے بچنے کے لئے چار چیزوں کی ضرورت ہے۔ اول خدا اور رسول پر ایمان لائے اور انکی ہدایات اور وعدوں پر خواہ دنیا سے متعلق ہوں یا آخرت سے پورا یقین رکھے۔

دوسرے اس یقین کا اثر محض قلب و دماغ تک محدود نہ رہے۔ بلکہ جوارح میں ظاہر ہو اور اس کی عملی زندگی اس کے ایمان قلبی کا آئینہ ہو۔

تیسرے محض اپنی انفرادی صلاح و فلاح پر قناعت نہ کرے۔ بلکہ قوم و ملت کے اجتماعی مفاد کو پیش نظر رکھے جب دو مسلمان ملیں ایک دوسرے کو اپنے قول و فعل سے سچے دین اور ہر معاملہ میں سچائی اختیار کرنے کی تاکید کرتے رہیں۔

چوتھے ہر ایک کو دوسرے کی یہ نصیحت و وصیت رہے کہ حق کے معاملہ میں شخصی و قومی اصلاح کے راستہ میں جس قدر سختیاں اور دشواریاں پیش آئیں یا خلاف طبع امور کا تحمل کرنا پڑے۔ پورے صبر و استقامت سے برداشت کریں۔ ہرگز قدم نیکی کے راستہ سے ڈگمگانے نہ پائے۔

جو خوش قسمت حضرات ان چار اوصاف کے جامع ہونگے اور خود کامل ہو کر دوسروں کی تکمیل کریں گے۔ ان کا نام صفحات دہر پر زندہ جاوید رہے گا اور جو آثار چھوڑ کر دنیا سے جائیں گے۔ وہ بطور باقیات صالحات ہمیشہ ان کے اجر کو بڑھاتے رہیں گے۔ (مولانا عثمانی رح)

شیطان کے دوست

(۲) وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِّن دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِينًا ۝ (پ ۵ ع ۱۵)۔ (ترجمہ۔ اور جو کوئی بناوے شیطان کو دوست اللہ کو چھوڑ کر تو وہ پڑا صریح نقصان میں

(مطلب) جب شیطان آدمؑ کو سجدہ نہ کرنے پر ملعون و مردود کیا گیا تو اس نے اسی وقت کہا تھا کہ میں تو غارت ہو ہی چکا ہوں۔ مگر میں بھی تیرے بندوں اور اولاد آدمؑ کو گمراہ کرکے اپنے ساتھ جہنم میں لے جاؤں گا۔ جب شیطان کی خباثت و شرارت اور اس کی عداوت کی کیفیت معلوم ہو گئی تو اب اس میں کچھ شک نہ رہا کہ اپنے سچے معبود سے منحرف ہو کر جو کوئی

اس کی موافقت کرے گا سخت نقصان میں پڑے گا۔ اس کے تمام وعدے اور امیدیں محض فریب ہیں۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ ان سب کا ٹھکانا دوزخ ہوگا اور اس سے باہر نکلنے کی کوئی صورت نہ ہوگی۔

غدار، قاطع، مفسد

(۳) اَلَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ ۪ وَ یَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ پ ۱- ع ۳ —

(ترجمہ) وہ (بدکار) جو توڑتے ہیں خدا کے معاہدہ کو مضبوط کرنے کے بعد اور قطع کرتے ہیں اس چیز کو جس کو اللہ نے فرمایا ملانے کو اور فساد کرتے ہیں ملک میں، وہی ہیں خسارہ اٹھانے والے۔

فاسق لوگ اللہ کے عہد کو پورا نہیں کرتے۔ مثلاً نہ نماز۔ نہ روزہ۔ نہ حج نہ زکوٰۃ۔ علاوہ اس کے قطع رحمی کرتے ہیں۔ غرضیکہ تمام امور خیر سے اعراض کرتے ہیں۔

منکرین کتاب

(۴) اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓىِٕكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَ مَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ پ ۱ ع ۱۴

(ترجمہ) وہ لوگ جن کو دی ہم نے کتاب وہ اس کو پڑھتے ہیں جو حق ہے اس کے پڑھنے کا۔ وہی اس پر یقین لاتے ہیں۔ اور جو کوئی منکر ہوگا اس سے تو وہی لوگ نقصان پانے والے ہیں۔

(مطلب) یہود میں تھوڑے آدمی منصف بھی تھے کہ اپنی کتاب (توراۃ) کو سمجھ کر پڑھتے تھے۔ وہ قرآن پر ایمان لائے جیسے حضرت عبداللہ بن سلامؓ اور ان کے ساتھی یہ آیت انہی لوگوں کے بارہ میں ہے یعنی انہوں نے توراۃ کو غور سے پڑھا۔ انہیں کو ایمان نصیب ہوا اور جس نے کتاب کا انکار کیا یعنی اس میں تحریف کی وہ خائب و خاسر ہوا۔

پیغمبر کے جھٹلانے والے

(۵) اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِیْنَ پ ۹- ع ۱ - (ترجمہ) جنہوں نے جھٹلایا حضرت شعیبؑ کو وہی ہوئے خراب۔

قوم کے کافر سرداروں نے حضرت شعیبؑ اور ان کے ہمراہیوں کو بستی سے نکالنے کی دھمکی دی تھی۔ سو وہی نہ رہے۔ نہ ان کی بستیاں رہیں اور وہ جو کہتے تھے کہ شعیبؑ کے اتباع کرنے والے خراب ہوں گے سو خود ہی خراب اور خائب و خاسر ہو کر رہے۔

خاسرین ہی اللہ کے داؤ سے نڈر ہوتے ہیں

(۶) اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ (پ ۹- ع ۳) - (ترجمہ) کیا نڈر ہو گئے ہیں اللہ کے داؤ سے، سو نڈر نہیں ہوتے اللہ کے داؤ سے مگر خرابی میں پڑنے والے۔

(مطلب) دنیوی خوشحالی اور عیش کے بعد جو خدا کی ناگہانی پکڑ ہے اسی کو مکراللہ فرمایا۔ عیش و تنعم میں پڑ کر وہی لوگ خدا کی ناگہانی گرفت سے بے فکر ہوتے ہیں۔ جن کی شامت اعمال نے انہیں دھکا دے دیا ہو۔ مومن کی شان یہ ہے کہ وہ کسی حال میں خدا کو نہ بھولے ؎

ظفر آدمی اس کو نہ جانیئے گا
گو ہو کیسا ہی صاحب فہم و ذکا
جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی
جسے طیش میں خوف خدا نہ رہا

گمراہ لوگ ٹوٹے میں ہیں

(۷) وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ پ ۹- ع ۱۲) — (ترجمہ) اور جس کو وہ (خدا) بچلا وے سو وہی ہیں ٹوٹے میں۔

(مطلب) علم و فضل بھی انسان کو جب ہی کام دیتا ہے کہ خدا کی ہدایت و دستگیری سے علم صحیح کے موافق چلنے کی توفیق ہو جیسے وہ سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق نہ دے۔ تو کتنی ہی بڑی علمی فضیلت و قابلیت رکھتا ہو سمجھ لو کہ ٹوٹے اور خسارے کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ اس لئے انسان اپنے علم و فضل پر مغرور نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ خدا سے ہدایت و توفیق کا طلب گار رہے۔

موضح القرآن میں ہے کہ اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ اسلام کو غالب کرے گا۔ اس دوران میں کافر اپنا جان و مال کا زور خرچ کر لیں گے۔ تاکہ نیک و بد جدا ہو جائے۔ یعنی جن کی قسمت میں اسلام لکھا ہے وہ سب مسلمان ہو چکیں اور جن کو کفر پر مرنا ہے۔ وہی اکٹھے دوزخ میں جائیں۔ ان لوگوں نے دنیوی و اخروی دونوں قسم کا نقصان اور خسارہ اٹھایا۔

کافر لوگ جب دنیا میں مغلوب و مقہور اور آخرت میں معذب ہوں گے۔ تب افسوس و حسرت سے ہاتھ کاٹیں گے کہ مال بھی گیا اور کامیابی بھی نہ ہوئی۔

دنیا کے عاشق کو چین نہیں

(۸) "وعدہ دیا ہے اللہ نے منافق مرد اور منافق عورتوں کو اور کافروں کو دوزخ کی آگ کا پڑے رہیں گے اس میں وہی بس ہے ان کو اور اللہ نے انکو پھٹکار دیا اور ان کے لئے عذاب ہے برقرار رہنے والا۔ جس طرح تم سے اگلے لوگ زیادہ تھے تم سے زور میں اور زیادہ رکھتے تھے مال و اولاد۔ پھر فائدہ اٹھا گئے اپنے حصہ سے پھر فائدہ اٹھایا تم نے اپنے حصہ سے اور تم بھی چلتے ہو ان کی سی چال۔ وہی لوگ ہیں جن کے عمل دنیا اور آخرت میں ضائع ہو گئے اور وہی پڑے نقصان میں"۔ (پ ۱۰- ع ۱۵)

آپ حیران نہ ہوجیے کہ بے دین کو اللہ نے نعمت کیوں دی ہے۔ بے دین کے حق میں اولاد و مال وبال ہے۔ کہ ان کے پیچھے دل پریشان رہے اور انکی فکر سے چھوٹنے نہ پائے۔ مرتے دم تک نہ توبہ کرے یا نیکی اختیار کرے۔ غرض دنیا کے عاشق اور حریص کو کسی وقت حقیقی چین اور اطمینان میسر نہیں ہوتا۔

(۹) ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ۝ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ سَمْعِهِمْ وَ اَبْصَارِهِمْ ۚ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ پ ۱۴ ع ۲۰

(ترجمہ) یہ اس واسطے کہ انہوں نے عزیز رکھا دنیا کی زندگی کو آخرت سے اور اللہ راستہ نہیں دیتا منکر لوگوں کو یہ وہی ہیں کہ مہر کر دی اللہ نے انکے دل پر اور کانوں پر اور آنکھوں پر اور یہی ہیں بیہوش۔ خود ظاہر ہے کہ آخرت میں یہی لوگ خراب ہیں۔

یعنی ایسے منکروں کو جو حیات دنیا ہی کو کعبۂ مقصود ٹھہرا لیں۔ کامیابی کا راستہ کہاں ملتا ہے۔ حضرت شاہ عبدالقادرؒ لکھتے ہیں جو کوئی ایمان سے پھرا ہے تو وہ دنیا کی غرض کو جان کے ڈر سے یا برادری کی خاطر سے یا زر کے لالچ سے۔ جس نے دنیا عزیز رکھی اس کو آخرت کہاں۔ دنیا طلبی اور ہوا پرستی کے نشہ میں

ایسے مست اور بیہوش ہیں - جن کے ہوش میں آنے کی کوئی امید نہیں - خدا کی دی ہوئی توفیق انہوں نے سب بیکار کر دیں - آخر کانوں سے حق کی آواز سننے - آنکھوں سے حق کے نشان دیکھنے اور دلوں سے حق بات سمجھنے اور سوچنے کی توفیق سلب ہو گئی - جو لوگ اپنی بے اعتدالیوں اور غلط کاریوں سے خدا کی بخشی ہوئی توفیق تباہ کر ڈالیں اور دنیا ہی کو قبلۂ مقصود بنا لیں - اُن سے بڑھ کر خراب انجام کس کا ہوگا -

جھوٹی بات پر یقین لانیوالے اور اللہ کا انکار کرنیوالے

(۱۰) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ (پ۲۱ - ع ۲) - (ترجمہ - اور جو لوگ یقین لاتے ہیں جھوٹ پر، اور منکر ہوتے ہیں اللہ سے، وہی ہیں نقصان پانے والے)

(مطلب) آدمی کی بڑی شقاوت اور خسران یہ ہے کہ جھوٹی بات کو خواہ کتنی ہی صاف جھوٹ ہو - فوراً قبول کر لے - اور سچی بات سے گو کتنی ہی صاف اور روشن ہو انکار کرتا رہے -

(۱۱) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ (پ۲۴ - ع ۳) - (ترجمہ - اور جو منکر ہوئے اللہ کی باتوں سے وہی ہیں ٹوٹے میں پڑے ہوئے)

(مطلب) ہر چیز کو خدا نے پیدا کیا - اور پیدا کرنے کے بعد اُسکی بقا و حفاظت کا ذمہ دار بھی وہی ہوا اور زمین و آسمان کی تمام چیزوں میں تصرف و اقتدار بھی اسی کو حاصل ہے کیونکہ سب خزانوں کی کنجیاں اُسی کے پاس ہیں - پھر ایسے خدا کو چھوڑ کر آدمی کہاں جائے - چاہیئے کہ اُسی کے غضب سے ڈرے اور اُسی کی رحمت کا امیدوار رہے - کفر و ایمان اور جنت و دوزخ سب اُسی کے زیر تصرف ہیں اُسکی باتوں سے منکر ہو کر آدمی کا کہیں ٹھکانا نہیں - کیا اس سے منحرف ہو کر آدمی کسی فلاح کی امید رکھ سکتا ہے - خدا کے ساتھ شریک ماننے سے عمل برباد ہو جاتے ہیں اور انسان خسارہ میں پڑ جاتا ہے -

مال و اولاد پر فریفتہ ہونے والے

(۱۲) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ پ۲۸ ع ۱۴ -

(ترجمہ - اے ایمان والو! غافل نہ کر دیں تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے اور جو کوئی کرے یہ کام تو وہی لوگ ہیں ٹوٹے میں)

یعنی آدمی کے لئے بڑے خسارے اور ٹوٹے کی بات ہے کہ باقی کو چھوڑ کر فانی میں مشغول ہو اور اعلےٰ سے ہٹ کر ادنےٰ میں پھنس جائے - مال و اولاد وہی اچھی ہے جو اللہ کی یاد اور اسکی عبادت سے غافل نہ کرے - اگر انسان دھندوں میں پڑ کر خدا کی یاد سے غافل ہو گیا تو آخرت بھی کھوئی اور دنیا میں قلبی سکون و اطمینان نصیب نہیں ہوگا -

شیطانی گروہ

(۱۳) اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ (پ ۲۸ - ع ۳) - (ترجمہ - سنتا ہے جو گروہ ہے شیطان کا، وہی خراب ہوتے ہیں)

(مطلب) شیطانی لشکر کا انجام یقیناً خراب ہے - نہ دنیا میں اُن کے منصوبے آخری کامیابی کا منہ دیکھ سکتے ہیں - نہ آخرت میں عذاب شدید سے نجات پانے کی کوئی سبیل ہے - شیطان جس پر پوری طرح قابو کر لے اس کا دل و دماغ اسی طرح مسخ ہو جاتا ہے - اُسے کچھ یاد ہی نہیں رہتا کہ خدا بھی کوئی چیز ہے بھلا اللہ کی بزرگی اور عظمت وہ کیا سمجھے -

(۱۴) فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ (پ۱ ع ۸) - (ترجمہ - سو اگر نہ ہوتا اللہ کا فضل تم پر اور اسکی مہربانی تو ضرور تم تباہ ہوتے)

یعنی اے یہود! عہد و میثاق کر کے تم پھر گئے سو اگر اللہ کا فضل نہ ہوتا تو بالکل تباہ ہو جاتے) بار بار حضرت موسیٰؑ سے تقاضا کرتے تھے کہ کوئی کتاب متضمن احکام ہم کو لا کر دو کہ اس پر عمل کریں اور اس پر معاہدہ کر چکے تھے - جب توراۃ ان کو دی گئی تو عہد شکنی پر کمربستہ ہوئے -

اسلام کو چھوڑ کر دوسرا مذہب تلاش کرنیوالے

(۱۵) وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ (پ۳ ع ۱۷) - (ترجمہ - اور جو کوئی چاہے سوا دین اسلام کے اور کوئی دین - سو اس سے ہرگز قبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں گھاٹا پانے والا ہوگا)

یعنی جب خدا کا دین (اسلام) اپنی مکمل صورت میں آ پہنچا تو کوئی جھوٹا یا ناکمل دین قبول نہیں کیا جا سکتا - جو کوئی اس کو قبول نہیں کرے گا - وہ ثواب اور کامیابی سے قطعاً محروم رہیگا - اس سے بڑا خسارہ کیا ہوگا - کہ راس المال بھی کھو بیٹھا

کافروں کی اطاعت کرنے والے

(۱۶) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓي اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ (پ۴ - ع ۷) - (ترجمہ - اے ایمان والو - اگر تم کہا مانوگے کافروں کا، تو وہ تم کو پھیر دیں گے - اُلٹے پاؤں، پھر جا پڑو گے تم نقصان میں)

(مطلب) حق تعالےٰ خبردار کرتا ہے - کہ دشمن کا فریب مت کھاؤ - اگر خدانکردہ اُن کے چکموں میں آؤ گے تو جس ظلمت سے خدا نے نکالا ہے - پھر اُلٹے پاؤں اُسی میں جا گرو گے اور رفتہ رفتہ دین حق کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جائے گا - جس کا نتیجہ دنیا و آخرت کے خسارہ کے سوا کچھ نہیں -

(۱۷) وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۡ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ (پ۶ - ع ۵) - (ترجمہ - اور جو منکر ہوا ایمان سے تو ضائع ہوئی محنت اس کی اور آخرت میں وہ ٹوٹے والوں میں ہے)

چونکہ کافر عورت سے نکاح کرنے میں اس فتنہ کا قوی احتمال ہو سکتا ہے - اس لئے فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ کی تہدید نہایت ہی برمحل ہے -

قابیل خسارہ پانیوالے ہیں

فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ پ۶ ع ۹)

(ترجمہ - پھر اس کو راضی کیا اس کے نفس نے اپنے بھائی کے خون پر - پھر اس کو مار ڈالا سو ہو گیا نقصان اُٹھانے والوں میں)

حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا - دنیاوی خسران تو یہ کہ ایسا نیک بھائی جو قوت بازو بنتا - ہاتھ سے کھویا اور خود پاگل ہو کر مرا -

حدیث میں ہے کہ ظلم اور قطع رحم دو ایسے گناہ ہیں - جن کی سزا آخرت سے پہلے یہاں بھی ملتی ہے اور جن اخروی خسران

یہ کہ ظلم، قطع رحم، قتل عمد اور بدامنی کا دروازہ دنیا میں کھول دینے سے ان سب گناہوں کی سزا کا مستوجب ہوا اور آئندہ بھی جتنے اس قسم کے گناہ دنیا میں کئے جائیں گے سب میں بانی ہونے کی وجہ سے اس کی شرکت رہی۔

مغفرت و رحمت سے محروم رہنے والے

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ٥ پ ۸ ع ۹۔ (ترجمہ) بولے وہ دونوں۔ اے رب ہمارے ظلم کیا ہم نے اپنی جان پر اور اگر تو ہم کو نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور ہو جائینگے تباہ

حضرت آدمؑ اور حواؑ نے خدا کی جناب میں اپنی غلطی اور بھول کا اعتراف کیا اور دعا مانگی کہ اگر تو ہم کو نہ بخشیگا تو ہم نقصان اور خسارہ میں پڑ جائینگے

موسیٰؑ کی قوم نے موسیٰؑ کے بعد بچھڑے کو معبود بنا لیا اور جب پچھتائے اور سمجھے کہ ہم بیشک گمراہ ہو گئے تو کہنے لگے اگر ہم پر ہمارا رب رحم نہ کرے اور ہم کو نہ بخشے تو ہم بیشک تباہ ہونگے۔

مشرکین خسارے میں ہیں

(۲۰) قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ٥ پ ۲۳ ع ۱۶

ترجمہ۔ تو کہدے بڑے ہارنے والے وہ جو ہار بیٹھے اپنی جان کو اور گھر والوں کو قیامت کے دن، سنتا ہے یہی ہے صریح ٹوٹا۔

یعنی میں تو خدا کے حکم کے موافق نہایت اخلاص سے اسی اکیلے کی بندگی کرتا ہوں۔ تم کو اختیار ہے جسکی چاہو پوجا کرتے پھرو۔ اتنا سوچ لینا کہ انجام کیا ہوگا۔ مشرکین نہ اپنی جان کو عذاب الٰہی سے بچا سکینگے۔ نہ اپنے گھر والوں کو سب کو جہنم کے شعلوں کی نذر کر دیا۔ اس سے زیادہ خسارہ کیا ہوگا ہر طرف سے آگ محیط ہوگی جیسے گھٹا چھا جاتی ہے۔

(۲۱) وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْكَ وَ اِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ٥ پ ۲۴ ع ۴۔ (ترجمہ) اور حکم ہو چکا ہے تجھ کو اور تجھ سے اگلوں کو کہ اگر تو نے شریک مان لیا تو اکارت جائیں گے تیرے عمل اور تو ہوگا ٹوٹے میں پڑا۔

یعنی انتہائی نادانی، حماقت اور جہالت یہ ہے کہ آدمی خدا کو چھوڑ کر دوسروں کی پرستش کرے اور پیغمبر خدا سے (معاذ اللہ) یہ توقع رکھے کہ وہ اُس کے راستہ پر آ جائیں گے۔ بعض روایات میں ہے کہ مشرکین نے حضورؐ کو اپنے دیوتاؤں کی پرستش کی طرف بلایا تھا۔ اس کے جواب میں یہ آیات نازل ہوئیں۔

عقلی حیثیت سے دیکھا جائے کہ تمام چیزوں کا پیدا کرنا باقی رکھنا اور ان میں ہر قسم کے تصرفات کرتے رہنا صرف اللہ کا کام ہے۔ تو عبادت کا مستحق بجز اسکے کوئی نہیں ہو سکتا اور نقلی حیثیت سے لحاظ کرو تو تمام انبیاء اللہ اور ادیان سماویہ توحید کی صحت اور شرک کے بطلان پر متفق ہیں۔ بلکہ ہر نبی کو بذریعہ وحی بتلا دیا گیا ہے کہ آخرت میں مشرک کے تمام اعمال اکارت ہیں اور شرک کا انجام خالص حرمان و خسران کے سوا کچھ نہیں۔ لہذا انسان کا فرض ہے کہ وہ ہر طرف سے ہٹ کر ایک خدائے قدوس کو پوجے۔ اور اس کا شکرگزار و وفادار بندہ بنے۔ اس کے عظمت و جلال کو سمجھے۔ عاجز و حقیر مخلوق کو اس کا شریک نہ ٹھہرائے۔ اس کو اسی طرح بزرگ و برتر مانے۔ جیسے وہ واقع میں ہے۔

مذبذبین خسارہ اٹھانے والے ہیں۔

(۲۲) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰی حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَیْرُ ِۨ اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَ اِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ِۨ انْقَلَبَ عَلٰی وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ٥ پ ۱۷۔ ع ۹۔

(ترجمہ) اور بعض شخص وہ ہے کہ بندگی کرتا ہے اللہ کی کنارے پر۔ پھر اگر پہنچی اس کو بھلائی تو قائم ہو گیا اس عبادت پر اور اگر پہنچی اس کو مصیبت، پھر گیا الٹا اپنے منہ پر، گنوائی دنیا اور آخرت، یہی ہے ٹوٹا صریح۔

(مطلب) بعض آدمی محض دنیا کی غرض سے دین کو اختیار کرتے ہیں اور اس کا دل مذبذب رہتا ہے۔ اگر دین میں داخل ہو کر دنیا کی بھلائی دیکھے۔ بظاہر بندگی پر قائم رہے اور تکلیف پائے تو چھوڑ دے ادھر دنیا گئی۔ اِدھر دین گیا۔ کنارے پر کھڑا ہے یعنی دل ابھی اس طرف ہے نہ اس طرف جیسا کوئی مکان کے کنارے کھڑا ہو۔ جب چاہے نکل بھاگے

آیات الٰہی کے منکرین

وَ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَظْلِمُوْنَ ٥ پ ۸۔ ع ۸۔ (ترجمہ) اور جسکی تولیں ہلکی ہوئیں سو وہی ہیں جنہوں نے اپنا نقصان کیا۔ اس واسطے کہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔

(۲۴) قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَیَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَیْرَ الَّذِیْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ٥ پ ۸۔ ع ۱۳۔ ترجمہ بے شک لائے تھے ہمارے رب کے رسول سچی بات۔ سو اب کوئی ہماری سفارش والے ہیں تو ہماری سفارش کریں۔ یا ہم لوٹا دیئے جائیں۔ تو ہم عمل کریں خلاف اس کے جو ہم کر رہے تھے۔ بے شک تباہ کیا انہوں نے اپنے آپ کو اور گم ہو جائیگا ان سے جو وہ افترا کیا کرتے تھے۔

(۲۵) قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا ؕ اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ هُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ٥ پ ۱۶۔ ع ۲۔

(ترجمہ) تو کہدے ہم بتائیں تمکو کنکا کیا ہوا گیا بہت اکارت، وہ لوگ جن کی کوشش بھٹکتی رہی دنیا کی زندگی میں اور وہ سمجھتے رہے کہ خوب بناتے ہیں کام وہی ہیں جو منکر ہوئے اپنے رب کی نشانیوں سے اور اس کے ملنے سے سو برباد گیا ان کا کیا ہوا۔ پھر نہ ہم کھڑی کریں گے اُن کے واسطے قیامت کے دن تول۔ یہ بدلہ ہے ان کا دوزخ میں اس پر کہ منکر ہوئے اور ٹھہرایا میری باتوں اور میرے رسولوں کو ٹھٹھا۔

(مطلب) قیامت کے دن سب سے زیادہ خسارہ میں وہ لوگ ہوں گے۔ جن کی ساری دوڑ دھوپ دنیا کیلئے تھی۔ آخرت کا کبھی خیال نہ آیا۔ محض دنیا کی ترقیات اور مادی کامیابیوں کو بڑی معراج سمجھتے رہے (موضح القرآن)

یا یہ مطلب ہے کہ دنیوی زندگی میں جو کام انہوں نے اپنے نزدیک اچھے سمجھ کر کئے تھے خواہ واقع میں اچھے تھے یا نہیں وہ سب کفر کی نحوست سے وہاں بیکار ثابت ہوئے اور تمام محنت برباد گئی۔ نہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو مانا نہ خیال کیا کہ کبھی اسکے سامنے حاضر ہونا ہے

ارشادات نبوی ﷺ

حضرت ابن مسعودؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ مبالغہ کرنے والے لوگ ہلاک ہوئے

حضرت بہزاد ابن حکیم کے دادا کی روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا اس شخص کو غارت کرے جو صرف لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹی بات کہتا ہو خدا اس کو غارت کرے۔ خدا اس کو غارت کرے

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ رشتہ داری رحمانی شاخ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے جو تجھ کو ملائے گا۔ میں اس کو ملاؤں گا۔ اور جو تجھ کو قطع کرے گا۔ میں اس کو قطع کروں گا۔

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ احسان رکھنے والا، قاطع رحم اور دائم الخمر جنت میں نہیں جائے گا۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں نبی اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ مومن صاحب الفت ہوتا ہے۔ جس شخص میں الفت نہ ہو۔ اس میں خیر نہیں۔

حضرت جریرؓ کہتے ہیں۔ حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو شخص نرمی سے محروم ہے وہ بہتری اور خیر سے محروم ہے۔

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا۔ جس کے دل میں ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا۔ وہ جنت میں جائے گا۔ اور جس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر تکبر ہوگا۔ وہ جنت میں نہیں داخل ہوگا۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا۔ تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں (۱) نفس کی فرمانبرداری (۲) اپنے نفس کو دیکھ کر غرور کرنا۔ (۳) حرص کی پیروی کرنا (از مشکوٰۃ کتاب الادب)

ایک بار حضرات صحابہ کرامؓ کو آپس میں بحث کرتے ہوئے دیکھ کر آنحضرتؐ نے نہایت غصہ سے فرمایا تم سے پہلی قومیں اسی وجہ سے تباہ و برباد ہوئیں کہ وہ دین کی باتوں میں کثرت سے بحث و مباحثہ کرتے تھے اور اپنے انبیاء علیہم السلام کے سامنے کثرت سے اختلافات پیش کیا کرتے تھے۔ ایک روایت میں ہے۔ دیکھو میں تمہیں تنبیہ کرتا ہوں (تین بار فرمایا) کہ ان معاملات میں بحث و مباحثہ نہ کیا کرو۔ (ترمذی)

منکرین قیامت

(۲۶) قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰہِ حَتّٰی اِذَا جَآءَتْھُمُ السَّاعَۃُ بَغْتَۃً قَالُوْا یٰحَسْرَتَنَا عَلٰی مَا فَرَّطْنَا فِیْھَا وَھُمْ یَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَھُمْ عَلٰی ظُھُوْرِھِمْ اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ ۝ پ ۷ ع ۱۰۔ (ترجمہ) تباہ ہوئے وہ لوگ جنہوں نے جھوٹ جانا ملنا اللہ کا، یہاں تک کہ جب آپہنچیگی ان پر قیامت اچانک تو کہیں گے اے افسوس! ہم نے اس میں کیسی کوتاہی کی اور وہ اپنی پیٹھوں پر اپنے بوجھ اٹھا دیں گے۔ خبردار ہو جاؤ برا بوجھ ہے جو وہ اٹھائیں گے۔

(مطلب) انسان کی بڑی شقاوت اور بدبختی یہ ہے کہ لقاء اللہ سے انکار کرے اور زندگی کے اس بلند ترین مقصد کو جھوٹ سمجھے۔ یہاں تک کہ موت یا قیامت سر پر آ کھڑی ہو۔ تب بے فائدہ کف افسوس ملتا رہ جائے کہ ہائے میں نے اپنی دنیوی زندگی میں یا یوم قیامت کے لئے تیاری کرنے میں کیسی ناقابل تلافی کوتاہی کی۔ اس وقت اس افسوس و حسرت سے کچھ نہ ہوگا۔ جرموں اور شرارتوں کے بار گراں کو جس سے اسکی پشت خمیدہ ہوگی یہ بے وقت کا تأسف اور تحسر ذرا بھی ہلکا نہ کر سکے گا۔

اپنی اولاد کو قتل کرنیوالے اور حلال کو حرام ٹھہرانے والے

(۲۷) قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَھُمْ سَفَھًا بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَھُمُ اللّٰہُ افْتِرَآءً عَلَی اللّٰہِ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا کَانُوْا مُھْتَدِیْنَ ۝ پ ۸ ع ۳۔ (ترجمہ) بے شک خراب ہوئے جنہوں نے قتل کیا اپنی اولاد کو نادانی سے بغیر سمجھے اور حرام ٹھہرا لیا۔ اس رزق کو جو اللہ نے ان کو دیا بہتان باندھ کر اللہ پر، بے شک وہ گمراہ ہوئے اور نہ آئے سیدھی راہ پر۔

(مطلب) اس سے بڑی خرابی گمراہی اور نقصان و خسران کیا ہوگا کہ بیٹھے بٹھائے بلا وجہ دنیا میں اپنی اولاد و اموال سے محروم، سنگدلی، بد اخلاقی اور جہالت میں مشہور ہوئے اور آخر کار دردناک عذاب سر پر رکھا۔ نہ عقل سے کام کیا نہ شرع کو پہچانا۔ پھر سیدھی راہ پر آتے تو کیسے آتے۔

باطل پرست

(۲۸) فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰہِ قُضِیَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ ھُنَالِکَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ پ ۲۴۔ ع ۱۳۔ (ترجمہ) پھر جب آیا حکم اللہ کا۔ فیصلہ ہو گیا انصاف سے اور ٹوٹے میں پڑے اس جگہ جھوٹے۔

(۲۹) فَلَمْ یَکُ یَنْفَعُھُمْ اِیْمَانُھُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا سُنَّتَ اللّٰہِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ فِیْ عِبَادِہٖ وَخَسِرَ ھُنَالِکَ الْکٰفِرُوْنَ ۝ پ ۲۴ ع ۱۴۔ (ترجمہ) پھر نہ ہوا کہ کام آئے ان کو یقین لانا ان کا۔ جس وقت دیکھ چکے ہمارا عذاب، رسم پڑی ہوئی اللہ کی جو چلی آتی ہے اس کے بندوں میں اور خراب ہوئے اس جگہ منکر۔

(مطلب) ہمیشہ سے یونہی ہوتا رہا ہے کہ لوگ اول انکار و استہزا سے پیش آتے ہیں۔ پھر جب عذاب میں پکڑے جاتے ہیں۔ اس وقت شور مچاتے اور اپنی غلطیوں کا اعتراف کرتے ہیں اللہ کی عادت یہ ہے کہ اس بے وقت کی توبہ کو قبول نہیں فرماتا آخر منکرین اپنے جرائم کی پاداش میں خراب اور برباد ہو کر رہ جاتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنَ الْخُسْرَانِ وَاحْفَظْنَا مِنْ غَضَبِکَ وَسَخَطِکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

اے اللہ ہم کو نقصان سے محفوظ رکھ۔ اور ہم کو دنیا و آخرت میں اپنے غضب اور غصہ سے بچائے رکھ آمین یا رب العالمین

محمد شفیع عمر الدین بھٹہ

اللہ تعالیٰ کن کو دوست رکھتا ہے؟

اپنے اندر اللہ تعالیٰ کے دوستوں والے اوصاف پیدا کرو۔

(۱) پرہیزگاروں کو

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ (آل عمران آیت ۷۶)

(ترجمہ۔ ہاں جو پورا کرے اپنا عہد اور ڈرتا رہے اللہ سے تو بے شک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے)

"یعنی اہل کتاب ہو کر پھر اپنی کتاب کی ہدایت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ جو عہد تمام انبیاء علیہم السلام سے بھی ہو چکا ہے اور جس عہد کی پابندی ان کی امتوں پر فرض ہے پھر اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے اجتناب کرے۔ شریعت کی اطاعت کرے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری طرح تابعداری کرے۔ وہ متقی ہے۔ اور متقی خدا کے دوست ہیں۔ (ابن کثیرؒ)

جو اقرار حضرات انبیاء علیہم السلام سے لیا گیا ہے اور جس کی پابندی ان حضرات کی امتوں پر فرض ہے۔ وہ یہ ہے

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ۭ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰي ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ۭ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ۭ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ (آل عمران آیت ۸۱) ترجمہ اور جب اللہ نے نبیوں سے عہد لیا۔ البتہ جو کچھ میں تمہیں کتاب و علم دوں پھر تمہارے پاس پیغمبر آئے جو اس چیز کی تصدیق کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہے۔ البتہ اس پر ایمان لے آنا اور البتہ اس کی مدد کرنا۔ فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس شرط پر میرا عہد قبول کیا انہوں نے کہا کہ ہم نے اقرار کیا۔ اللہ نے فرمایا تم اب گواہ رہو۔ میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔

حاصل یہ نکلا اب تمام سابقہ امم پر فرض ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں۔

(۲) صابرین کو

وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَھُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝ (آل عمران آیت ۱۴۶)۔ (ترجمہ) اور کتنے ہی نبی ہیں۔ جن کے ساتھ ہو کر بہت اللہ والے لڑے ہیں۔ پھر اللہ کی راہ میں تکلیف پہنچنے پر نہ ہارے ہیں۔ نہ سست ہوئے ہیں اور نہ وہ دبے ہیں اور اللہ ثابت قدم رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

جہاد میں ثابت قدمی کا سبق سکھایا کہ (۱) کتنی بھی بڑی تکلیف اور مصیبت آ جائے۔ ہمت ہرگز نہ ہارے۔

(۲) باطل کے آگے ہرگز نہ دبے

(۳) صبر کر کے ڈٹ کر اپنے کام پر لگا رہے۔

(۳) متوکلین کو

فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝ (آل عمران آیت ۱۵۹)

(ترجمہ) پھر جب تو اس کام کا ارادہ کر چکا تو اللہ پر بھروسہ کر۔ بے شک اللہ توکل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عزم کے معنی دریافت کیے گئے تو آپؐ نے فرمایا۔ جب عقلمند لوگوں سے مشورہ ہو جائے۔ پھر انکی مان لینا (ابن کثیرؒ)

حدیث۔ جس سے مشورہ کیا جائے وہ امین ہے (ابن کثیرؒ بحوالہ ابن ماجہؒ)

یعنی مشورہ دینے والے کا فرض ہے کہ صحیح مشورہ احکام اللہ اور احکام الرسول کی روشنی میں دے۔ ٹھیک بات کہنے میں کسی قسم کی خیانت یا ذاتی غرض کو دخل نہ دے۔ اس لئے واجب ہے کہ مشورہ ہمیشہ بھلی بات کا دیا جائے۔

مشورہ کے بعد جب کسی کام کا پختہ ارادہ ہو جائے تو پھر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھ کر اسے سرانجام دینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

لہٰذا متوکلین کی بڑی شان ہے۔

حدیث۔ میری امت میں سے ستر ہزار بے حساب جنت میں داخل ہونگے۔ اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ منتر کرتے ہونگے اور نہ شگون بد لیتے ہوں گے اور صرف اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہونگے۔ (مشکوٰۃ عن حضرت عباسؓ)

قول حضرت امام غزالیؒ

"اس لئے تم اپنے سب کام خدا تعالیٰ کے حوالے کیوں نہیں کرتے ہو کہ وہ سب آسمانوں اور زمین کی تدبیر کرنے والا ہے سب علم والوں سے بڑھ کر عالم ہے اور سب قدرت والوں سے زیادہ قادر ہے اور تمام رحیموں سے زیادہ رحیم ہے۔ تاکہ وہ اپنی تدبیر کامل کے ساتھ جو کچھ تمہارے واسطے بہتر ہو پسند کرے اور جس چیز کو اسکی حکمت تقاضا کرے۔ اسی پر راضی اور خوش رہو۔ کیونکہ اسی میں تمہارے واسطے بہتری اور بھلائی ہے" (سراج السالکین)

(۴) انصاف کرنے والوں کو

وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ (المائدہ آیت ۴۲۔ ع ۶)

(ترجمہ) اور اگر تو فیصلہ کرے تو ان میں انصاف سے فیصلہ کر۔ بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

حاشیہ حضرت شیخ الاسلام عثمانیؒ۔

"قرآن شریف نے بار بار اس پر زور دیا ہے کہ کوئی شخص کتنا ہی شریر۔ ظالم اور بدمعاش کیوں نہ ہو۔ مگر اسکے حق میں بھی تمہارا دامن عدالت ناانصافی کے چھینٹوں سے داغدار نہ ہونے پائے یہ ہی وہ خصلت ہے جس کے سہارے زمین و آسمان کا نظام قائم رہ سکتا ہے"

حدیث۔ ہر وہ حاکم جو لوگوں پر حکومت کرتا ہے قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ ایک فرشتہ اس کی گدی پکڑے ہو گا۔ پھر فرشتہ آسمان کی طرف دیکھے گا (یعنی خدا کا حکم طلب کریگا) اگر خداوند تعالیٰ حکم دے گا کہ اس کو ڈال دے تو وہ اس کو دوزخ کے گڑھے میں ڈال دے گا۔ جس کا پھیلاؤ چالیس برس کی

راہ ہوگا۔ (مشکوٰۃ)

قیامت کے دن دوزخ سے بچاؤ عدل و انصاف کی بدولت ہوگا۔

حدیث۔ قضا کا منصب تین قسم کا ہوتا ہے۔ جن میں ایک جنت اور دو دوزخ میں جاتے ہیں۔ جنت میں وہ حاکم جائیگا۔ جس نے حق کو پہچانا اور حق کے ساتھ فیصلہ کیا اور جس نے حق کو نہ پہچانا۔ اور فیصلہ میں ظلم کیا۔ وہ دوزخ میں جائے گا۔ (مشکوٰۃ)

حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے دن جب کوئی سایہ نہ ہوگا۔ اللہ تعالےٰ سات قسم کے لوگوں کو اپنے سایہ میں رکھے گا۔ ان میں ایک قسم عادل اور انصاف کرنے والے حاکم کی ہے۔ (بخاری شریف)

منصفوں کے لئے اس سے بڑی خوشخبری اور کیا ہو سکتی ہے کہ قیامت کے دن ان کی یہ قدردانی کی جائے گی۔

۵۔ مطہرین و توابین کو

حیض کے بارے میں فرمایا۔

"اور آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دو وہ نجاست ہے۔ پس حیض میں عورتوں سے علیحدہ رہو اور ان کے پاس نہ جاؤ۔ یہاں تک کہ وہ پاک ہو لیں۔ پھر جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ۔ جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے" (البقرہ آیت ۲۲۲۔ ع ۲۸)

اس کے بعد فرمایا۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ ○ (البقرہ آیت ۲۲۲)

(ترجمہ) بے شک اللہ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور بہت پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

یعنی (۱) توبہ کرنے والے (۲) پاک صاف رہنے والے اللہ کو پسند ہیں۔

نیک اوصاف والے مومن جن کے لئے اللہ تعالےٰ نے خوشخبری سنائی ہے ان کی پہلی صفت اَلتَّائِبُوْنَ۔ (توبہ کرنے والے ہے) (التوبہ آیت ۱۱۲)

یعنی سب گناہوں سے توبہ کرنے والے اور برائیوں کو چھوڑنے والے ہیں

حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو توبہ کی تاکید فرمائی۔

وَیٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا وَّیَزِدْکُمْ قُوَّۃً اِلٰی قُوَّتِکُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِیْنَ ○ (ہود آیت ۵۲)

(ترجمہ) اور اے قوم اپنے رب سے معافی مانگو۔ پھر اس کی طرف رجوع کرو وہ تم پر بارشیں برسائے گا اور تمہاری قوت کو اور بڑھائے گا۔ اور تم نافرمان ہو کر نہ پھر جاؤ۔

پاک وصاف رہنے کے بارے میں

اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ قرآن مجید میں فرمایا۔

وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ ○ (المدثر آیت ۴)

(ترجمہ)۔ اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔

حاشیہ حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ

اس سورۃ کے نازل ہونے پر حکم ہوا کہ مخلوق کو خدا کی طرف بلائیں۔ پھر نماز وغیرہ کا حکم ہوا۔ نماز کے لئے شرط ہے۔ کہ کپڑے پاک ہوں۔ اور گندگی سے احتراز کیا جائے۔ ان چیزوں کو یہاں بیان فرما دیا۔ یہ ظاہر ہے کہ جب کپڑوں کا حسی و معنوی نجاستوں سے پاک رکھنا ضروری ہے تو بدن کی پاکی بطریق اولیٰ ضروری ہوگی۔ اس لئے اس کے بیان کی ضرورت بھی نہیں سمجھی گئی۔ بعض علماء نے کپڑوں کے پاک رکھنے سے نفس کا برے اخلاق سے پاک رکھنا مراد لیا ہے۔"

۶۔ محسنین کو

(۱) وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ ۚۛ وَاَحْسِنُوْا ۚۛ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ○ (البقرہ آیت ۱۹۵۔ ع ۲۴)۔ (ترجمہ) اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو۔ اور نیکی کرو۔ بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

حاصل یہ نکلا۔ (۱) مال و دولت جہاد وغیرہ میں خرچ کرو۔ (۲) جہاد کو چھوڑ کر بال بچوں اور بیوپار تجارت میں مشغول ہو جانا۔ یہ اپنے آپ کو ہلاکت کرنا ہے۔ (ابن کثیر رح) جہاد کو نہ چھوڑنا چاہیئے۔ (۳) نیکی کے ہر کام میں خرچ کیا کرو۔ (۴) نیکی و احسان کرنے والے اللہ کے دوست ہیں۔

اللہ تعالےٰ مجاہدین کو دوست رکھتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ○ (الصف آیت ۴۔ ع ۱)

(ترجمہ) بے شک اللہ تعالیٰ تو ان کو پسند کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں۔ گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہے۔

(۲) اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ○ (آل عمران آیت ۱۳۴)۔ (ترجمہ) جو خوشی اور تکلیف میں خرچ کرتے ہیں۔ اور غصہ ضبط کرنے والے ہیں اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں۔ اور اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

حاصل یہ نکلا کہ اللہ کے دوست (۱) رنج و راحت سختی و آسانی۔ فراخی و تنگی صحت و بیماری میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں۔ (۲) بڑی ہمت سے کام لیتے ہیں۔ غصہ جب آئے اس کا اظہار تک نہیں کرتے۔ بلکہ پی جاتے ہیں۔ غصہ کو قابو میں رکھتے ہیں۔ حواس باختہ ہو کر بیہودہ باتیں نہیں بکتے (۳) لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں۔ لوگوں کی طرف سے کوئی برائی پہنچے تو یہ عفو سے کام لیتے ہیں۔ بدلے کے درپے نہیں ہوتے

(۳) فَاٰتٰھُمُ اللّٰہُ ثَوَابَ الدُّنْیَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَۃِ ؕ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ○ (آل عمران آیت ۱۴۸)۔ (ترجمہ) پھر اللہ نے ان کو دنیا کا ثواب اور آخرت کا عمدہ بدلہ دیا اور اللہ نیک کام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

حاشیہ حضرت شیخ الاسلام عثمانی رح

"یعنی دنیا میں ان کی فتح و ظفر کا سکہ بٹھا دیا، وجاہت و قبول عطا کیا۔ اور آخرت کا جو بہترین ثواب ملا اس کا پوچھنا ہی کیا ہے۔ دیکھو جو لوگ خدا تعالےٰ سے اپنا معاملہ ٹھیک رکھیں اور نیک کام کریں ان سے خدا ایسی محبت کرتا ہے۔ اور ایسا پھل دیتا ہے۔"

نیکی کرنے سے درجات اور ثواب بڑھتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے وَسَنَزِیْدُ الْمُحْسِنِیْنَ ○ (البقرہ آیت ۵۸)

(ترجمہ) اور ہم نیکی کرنے والوں کو زیادہ دیں گے۔

محسنین کا پروگرام قرآن مجید پر عمل کرنا ہے۔ تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْحَکِیْمِ ۙ ھُدًی وَّرَحْمَۃً لِّلْمُحْسِنِیْنَ ○ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ ○

(لقمٰن - آیت ۲-۴-)
(ترجمہ) یہ آیتیں حکمت والی کتاب کی ہیں - جو نیک بختوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے - وہ جو نماز ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔

نیکی کرنے والے خوش ہوں کہ انہیں اللہ تعالےٰ کی معیت حاصل ہے
اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ ٥ (النحل- آیت ۱۲۸) - (ترجمہ) بے شک اللہ ان کے ساتھ ہے جو پرہیزگار ہیں۔ اور جو نیکی کرتے ہیں -

ھَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ (الرحمٰن آیت ۶۰)
(ترجمہ) نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا اور کیا ہے -

نذرِ عقیدت

سید سالار کنبل

محروم نہ رہ جاؤں محمدؐ کے کرم سے
ارماں ہے کہ آنکھوں کو ملوں ان کے قدم سے

ہے عشق حقیقی تو خدا تک ہو رسائی
یہ کام نہ نکلے گا کبھی دام و درم سے

عاصی ہوں مگر عاشقِ محبوبِ خدا ہوں
بیچین ہوں مضطر ہوں بہت رنج و الم سے

دیدار میسّر نہ ترا ہو سکا والا
رو رو کے میں مر جاؤں گا آخر اسی غم سے

پہنچا دے مدینے میں کسی روز الٰہی
بن کر میں گدا مانگ لوں کچھ شاہ امم سے

اے بادِ صبا گلشنِ طیبہ میں تو جا کر
کہدینا مرا حال شہ عرب و عجم سے

خلاق دو عالم کی حقیقت کو میں جانوں
آیا ہوں اسی واسطے دنیا میں عدم سے

سرکار دو عالم کی لئے آتے ہیں الفت
زائر کبھی خالی نہیں آتے ہیں حرم سے

دربار محمدؐ میں کنبل آج ہے آیا
ہو کر وہ پریشان زمانے کے ستم سے

تبصرہ

(تبصرہ کے لئے دو نسخوں کا آنا ضروری ہے)

۱- سیرت بلال رضؓ

مؤلفہ مولوی نہال حسین صاحب وجاہت مرحوم

ضخامت ۱۳۸ صفحات
کاغذ، کتابت اور طباعت عمدہ
قیمت مجلد ایک روپیہ چار آنہ

۲- نورِ محمدی

مصنفہ مولانا نسیم احمد صاحب علوی

ضخامت ۱۰۹ صفحات
کاغذ کتاب اور طباعت عمدہ
قیمت مجلد دس آنہ

یہ دونوں کتابیں ادارۂ مدرسہ نور محمدیہ قصبہ جھنجھانہ ضلع مظفر نگر (یوپی انڈیا) کی طرف سے شائع کی گئی ہیں اور وہیں سے مل سکتی ہیں - پاکستان میں ملنے کا پتہ:-
حافظ نسیم احمد صاحب علوی بوٹ ہاؤس نیو مارکیٹ - میرپور خاص (سندھ)

۱- حضرت بلال رضؓ کی سیرت پر بہت کم کتابیں لکھی گئی ہیں - ان حالات میں یہ مختصر سی کتاب بھی غنیمت ہے - اس کتاب کی زبان سادہ اور اندازِ بیان دلکش ہے فاضل مؤلف نے اس کو اور زیادہ دلچسپ بنانے کے لئے ابتداء میں حضرت بلال رضؓ کے متعلق مولانا شبلی نعمانی علامہ اقبال اور بعض دوسرے شعراء کی نظمیں بھی اس میں شامل کر دی ہیں - ہماری رائے میں یہ کتاب نظم و نثر کا ایک حسین مرقعہ ہے جس کا مطالعہ ہر مسلمان خصوصاً بچوں کے لئے فائدہ مند ہو گا -

۲- یہ کتاب حضرت میانجیو نور محمد صاحب علوی رحؒ کی مختصر سی سوانح عمری ہے آپ رحؒ کی ذات بابرکات سلسلہ عالیہ دیوبندیہ میں جس بلند مقام کی مالک تھی اس کو ثابت کرنے کے لئے یہی کہنا کافی ہے کہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحؒ آپ کے خلفاء میں سے تھے حضرت حاجی صاحب رحؒ کا اپنا بیان ہے کہ ایک دن آپ نے خواب میں دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر حضرت میانجیو نور محمد صاحب رحؒ کے حوالے کر دیا - اتنے بڑے ولی اللہ کی سوانح حیات کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے - زندہ اولیاء کرام کی صحبت میں جو روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں - ان کا عکس ان کے حالات زندگی کے مطالعہ کرنے سے بھی دل پر پڑتا ہے - اللہ تعالےٰ مولف کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور مسلمانوں کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے - آمین -

---

نماز؟

منشی عبدالرزاق متصل کھڈے والی مسجد سکھر سندھ

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا "آپ کیسے نماز پڑھتے ہیں؟" فرمایا "جب نماز کا وقت آتا ہے تو ظاہر کا وضو پانی سے اور باطن کا وضو توبہ سے کرتا ہوں - مسجد میں داخل ہو کر مسجد حرام کا مشاہدہ کرتا ہوں - مقام ابراہیمؑ کو دونوں ابروؤں کے درمیان تصور کرتا ہوں - دائیں طرف بہشت اور بائیں طرف دوزخ کو جانتا ہوں - قدم کے نیچے پل صراط کو ادراک کرتا ہوں - پیچھے ملک الموت کو کھڑا ہوا سمجھتا ہوں - اس حالت میں دل کو خدا کے سپرد کر کے ہاتھ اٹھاتا ہوں پھر تکبیر ساتھ تعظیم کے - قیام ساتھ حرمت کے - قرات ساتھ ہیبت کے - رکوع ساتھ تواضع کے سجدہ ساتھ تضرع کے - قعدہ ساتھ حکم اطاعت کے اور سلام ساتھ شکر و توفیق کے دیتے ہوئے اس ناکارہ عبادت کو فارغ ہونے کے بعد تین مرتبہ استغفار پڑھ کر سجاتا ہوں - اسکے بعد وہ رب کریم اپنے فضل و کرم سے شرف قبولیت عطا فرماتا ہے -

---

مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم سرگودھا

(مغربی پاکستان)

مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم سرگودھا کا سالانہ اجلاس ۱۰/۱۱ اکتوبر ۱۹۵۹ء کو ہو رہا ہے جس میں پاکستان کے ممتاز علماء شرکت فرما رہے ہیں -

---

ہفت روزہ خدام الدین لاہور
عبدالولی صاحب فنکاری ملک معرفت حافظ ایوب صاحب نشتر روڈ سکھر
حکیم جمال الدین صاحب جمال شفاخانہ بازار زرگراں نوشہرہ چھاؤنی سے حاصل کریں -

بچوں کا صفحہ

کمال الدین مدرس لاہور کارپوریشن

مُلاقات

حضرت عبدالواحد بن زیدؒ جو مشائخ چشتیہ میں مشہور بزرگ ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں تین رات تک مسلسل یہ دعا کرتا رہا. کہ یا اللہ جنت میں جو میرا رفیق ہو۔ اس کی مجھے دنیا میں ملاقات کرا دے۔ تین دن کے بعد مجھے بتایا گیا کہ تیری ساتھی میمونہ سوداء (جو ایک حبشی عورت تھیں۔ اتنی کالی کہ ان کا لقب ہی سودا ہو گیا تھا) میں نے پوچھا کہ وہ کہاں ملیں گی۔ مجھے بتایا گیا کہ کوفہ کے فلاں قبیلہ میں ہیں۔ میں ان سے ملنے چل دیا۔ کوفہ پہنچ کر میں نے ان کا حال دریافت کیا۔ مجھے بتایا گیا کہ وہ بکریاں چرایا کرتی ہیں۔ فلاں جنگل میں ہیں۔ میں اس جنگل میں پہنچا۔ وہ ایک گدڑی اوڑھے نماز پڑھ رہی تھیں۔ ان کے قریب ہی بکریاں اور بھیڑیئے اکٹھے چر رہے تھے۔ جب میں پہنچا تو انہوں نے اپنی نماز کو مختصر کر کے سلام پھیرا اور سلام پھیرنے کے بعد کہنے لگیں عبدالواحد آج نہیں۔ آج تو چلے جاؤ۔ ملاقات کا وعدہ کل کو (قیامت میں) ہے۔ میں نے ان سے کہا۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔ تمہیں کس طرح معلوم ہوا کہ میں عبدالواحد ہوں۔ کہنے لگیں تمہیں معلوم نہیں کہ روحیں (ازل میں) سب ایک لشکر کی طرح مجتمع تھیں۔ جن کا وہاں آپس میں تعارف ہو گیا ان کا یہاں بھی تعارف ہو جاتا ہے۔ (یہ ایک حدیث پاک کا مضمون ہے جو مشہور حدیث ہے)

میں نے اُن سے کہا کہ مجھے کوئی نصیحت کر دیجیئے۔ کہنے لگیں۔ بڑی تعجب کی بات ہے جو خود واعظ ہو وہ دوسرے سے نصیحت کی درخواست کرے۔ (تم تو خود ہی بڑے واعظ ہو) اس کے بعد انہوں نے کہا۔ مجھے بزرگوں سے یہ بات پہنچی ہے کہ جس بندہ کو حق تعالےٰ شانہٗ دنیا کی کوئی نعمت (مال دولت وغیرہ) عطا فرمائے اور وہ شخص پھر بھی اسی کی طلب میں لگا رہے۔ تو حق تعالےٰ شانہٗ اس شخص سے اپنی ساری تنہائی کی محبت زائل کر دیتے ہیں اور اپنے سے قرب کی بجائے اپنے سے بُعد اس پر مسلط کر دیتے ہیں۔ اور اپنی ساری اُنس کی بجائے اپنے سے وحشت اس پر سوار کر دیتے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے پانچ شعر پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ اے واعظ تو لوگوں کو وعظ نصیحت اور تنبیہ کے لیئے کھڑا ہوتا ہے۔ تو لوگوں کو گناہ سے روکتا ہے۔ حالانکہ تو خود ان گناہوں کا بیمار ہے۔ ان میں مبتلا ہے۔ اگر تو دوسروں کو نصیحت سے پہلے اپنی اصلاح کر لیتا۔ اپنے گناہوں سے توبہ کر لیتا تو تیرے کہنے کا ان کے دلوں پر اثر پڑتا۔ لیکن جب تو ایسی حالت میں دوسروں کو منع کرتا ہے کہ تو خود ان میں مبتلا ہے۔ تو تو اپنے اس منع کرنے میں خود شک میں ہے (اور جس کو خود کسی بات میں تردّد ہو وہ دوسرے کو زور سے کیا کہہ سکتا ہے) میں نے پوچھا کہ تمہاری بکریاں بھیڑیوں کے ساتھ ہی چر رہی ہیں۔ بھیڑیئے ان کو کچھ کہتے نہیں۔ کہنے لگیں کہ جا اپنا کام کر میں نے اپنے سردار سے صلح کر لی۔ اس نے میری بکریوں اور بھیڑیوں میں صلح کر دی۔ (روض)

یہ عجیب بات حضرت مولانا محمد الیاسؒ کے یہاں ہمیشہ دیکھنے میں آئی کہ ان کے مکان میں کئی کئی بلّیاں اور مُرغیاں تمام دن مکان میں اکٹھی پھرتی رہتیں۔ کوئی پڑی گری چیز کھاتی رہتیں مگر نہ وہ مرغیاں بلّیوں سے بھاگتیں۔ اور نہ وہ بلّیاں مرغیوں کو کچھ کہتیں۔

حضرت عتبہ غلامؒ کہتے ہیں کہ میں بصرہ کے جنگل میں جا رہا تھا۔ میں نے جنگلی لوگوں کے چند خیمے دیکھے۔ جن کی کھیتی وہاں تھی ان خیموں میں سے ایک خیمہ میں ایک مجنونہ لڑکی تھی۔ میں نے اس کو سلام کیا۔ اس نے میرے سلام کا جواب نہ دیا (ممکن ہے کہ اُس نے سلام نہ سنا ہو یا انہوں نے جواب نہ سنا ہو۔ یا کسی ایسی حالت میں ہو کہ اس وقت سلام کا جواب ساقط ہو جاتا ہے کہ بہت سی جگہ سلام کا جواب ساقط ہو جاتا ہے) اور چند شعر پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ زاہد اور عابد فلاح کو پہنچ گئے جنہوں نے اپنے مولیٰ کی رضا کے لیئے اپنے پیٹوں کو بھوکا رکھا۔ انہوں نے راتوں کو اپنی آنکھوں کو جگایا۔ انکی ساری رات ایسی حالت میں گزرتی ہے کہ وہ مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔ ان کو حق تعالیٰ شانہٗ کی محبت نے ایسا حیرت میں ڈال رکھا ہے کہ دنیا دار ان کو مجنون سمجھتے ہیں۔ حالانکہ زمانہ کے سب سے زیادہ عقلمند لوگ یہی حضرات ہیں۔ لیکن ان کو ان کے احوال نے بے چین کر رکھا ہے۔ عتبہؒ کہتے ہیں کہ میں اس مجنونہ کے قریب گیا اور میں نے پوچھا کہ یہ کھیتی کس کی ہے۔ کہنے لگی اگر صحیح سالم رہی تو ہماری ہے۔

میں اس کے بعد خیموں کی سیر کرتا رہا۔ اتنے میں بڑے زور کی بارش شروع ہو گئی۔ اور آسمان سے ایسا موسلا دھار پانی پڑا۔ گویا مشکوں کا منہ کھل گیا۔ میں نے سوچا کہ اس مجنونہ کو دیکھوں وہ اس بارش کے متعلق کیا کہتی ہے۔ (اس میں تو ساری کھیتیاں برباد ہو گئیں) میں نے جا کر دیکھا کہ اس کی کھیتی بالکل پانی میں ڈوب گئی اور وہ کھڑی ہوئی کہہ رہی ہے۔ قسم ہے اُس پاک ذات کی جس نے اپنی خالص محبت کا کچھ حصّہ میرے دل میں رکھ دیا ہے۔ میرا دل تجھ سے راضی رہنے میں بالکل پختہ ہے۔ پھر وہ میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگی۔ دیکھو جی اُسی نے تو یہ کھیتی جمائی۔ اسی نے اُگائی۔ اسی نے اس کو سیدھا کھڑا کیا۔ اسی نے اس میں بالیں لگائیں۔ اسی نے ان بالوں میں غلّہ پیدا کیا۔ اسی نے بارش برسا کر اس کی پرورش کی۔ اسی نے اس کی ضائع ہونے سے حفاظت کی اور جب اس کے کاٹنے کا وقت بالکل قریب آ گیا تو اسی نے اس کو ضائع کر دیا۔ پھر اس نے آسمان کی طرف منہ کر کے کہا کہ یہ ساری مخلوق تیرے ہی بندے ہیں اور ان سب کی روزی تیرے ہی ذمہ ہے تو جو چاہے کر۔ تجھے اختیار ہے۔ میں نے

ایڈیٹر
عبد المنان
چوہان

شرح چندہ
سالانہ گیارہ روپے ششماہی چھ روپے
سہ ماہی ... تین روپے

منظور شدہ
محکمہ جات تعلیم و جیل مغربی پاکستان

رجسٹرڈ ایل ۶۰۴۷

اس سے کہا کہ اس کھیتی کے برباد ہو جانے پر تجھے کس طرح صبر آ گیا۔ کہنے لگی۔ عتبہ چپ رہو۔ میرا مالک بڑا غنی ہے۔ بڑا قابل تعریف ہے۔ اس کی طرف سے ہمیشہ نئی روزی ملتی رہی۔ تمام تعریفیں اس پاک ذات کے لئے ہیں جو مجھ پر میری خواہش سے بہت زیادہ انعام فرماتا رہا۔

عتبہ کہتے ہیں کہ مجھے جب بھی اسکی حالت اور اس کی باتیں یاد آتی ہیں بے اختیار رونا آ جاتا ہے۔ (روض)

سالانہ میزانیہ

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی مجلس شوریٰ کا عظیم اجلاس ۹۰۴۶۸ نوے ہزار چار سو اڑسٹھ روپے سالانہ میزانیہ کی منظوری

"متعدد اہم فیصلے۔ ملک کے طول و عرض سے ارکان کی شمولیت"

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی مجلس شوریٰ کا عظیم الشان سالانہ اجلاس زیر صدارت الحاج میاں محمد اکرم شاہ صاحب منعقد ہوا۔ جس میں ملک کے طول و عرض سے دارالعلوم کے ممتاز نمائندین ارکین مجلس شوریٰ نے شمولیت کی۔ جناب قاری محمد امین صاحب آف راولپنڈی کے تلاوت کے بعد حضرت شیخ الحدیث الحاج مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ نے مفصل رپورٹ پیش کی جس میں آئندہ سال کی ضروریات عزائم اور سال گزشتہ کے آمد و خرچ کی تفصیل بیان کی۔ حضرت مولانا صاحب نے مزید کہا کہ گزشتہ سال دارالعلوم کے تمام شعبوں پر چورانوے ہزار تین سو چوہتر روپے خرچ ہوا۔ جبکہ سال گزشتہ میں اکانوے ہزار سات سو اکاون روپے چودہ آنے چھ پائی ۹۱۷۵۱-۱۴-۶ کی آمدنی ہوئی۔ ۱۳۷۸ھ کے اس کامیاب اور متوازن بجٹ کو سامنے رکھتے ہوئے مہتمم دارالعلوم حقانیہ نے سال رواں کے لئے ۹۰۴۶۸ نوے ہزار چار سو اڑسٹھ روپے کا میزانیہ پیش کیا۔ اراکین نے متفقہ طور پر اس کامیاب میزانیہ پر داد دیتے ہوئے سال رواں کے میزانیہ کی منظوری دے دی۔ انہوں نے متفقہ طور پر عملۂ دارالعلوم کے حسب تناسب گریڈ میں اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ نیز دارالعلوم کے سالانہ اجلاس کے انعقاد کی بھی متفقہ طور سے منظوری دیدی گئی۔ اجلاس میں طے پایا کہ شعبۂ حفظ قرآن کے لئے باقاعدہ ایک محافظ خانہ کھولا جائے۔ جبکہ اس سال دارالعلوم میں درجہ تجوید کے علاوہ شعبۂ کتابت کا باقاعدہ آغاز کر دیا گیا ہے۔ اراکین نے آئین دارالعلوم کی ترتیب کے لئے حضرت مہتمم صاحب کو ایک کمیٹی نامزد کرنے کا اختیار دیدیا جو جلد از جلد آئین مرتب کر کے شوریٰ کو پیش کرے گی۔ اجلاس میں الحاج خان شیر افضل خاں صاحب آف بدرشی کی سرکردگی میں تعمیر دارالاقامہ و عملہ کے کوارٹرز کی تعمیر شروع کی جائے گی اجلاس میں الحاج خان عطا محمد خاں صاحب کنوینر تعمیر مسجد نے مسجد کی تعمیر کی طرف زیادہ توجہ دینے کی اپیل کی۔ تاکہ اس خانۂ خداوندی کی جلد از جلد تکمیل ہو سکے۔ اجلاس میں الحاج میاں محمد اکرم شاہ صاحب کاکاخیل نے پندرہ سو روپے ۱۵۰۰ اور الحاج میاں مسرت شاہ صاحب کاکاخیل نے ایک ہزار چھیاسٹھ ۱۰۶۶ روپے۔ ڈاکٹر الحاج صاحب شاہ صاحب آف نوڑاڈھیر ایک سو روپیہ۔ الحاج خان غوث محمد خاں صاحب ایک سو روپے۔ الحاج مہردین محمد صدیق صاحبان قلعہ صوبہ سنگھ ایک سو روپے۔ مولانا عبدالحنان صاحب فاضل دارالعلوم نے ایک سو روپیہ عنایت فرمایا۔ جناب میر صاحب سنگساز آف پشاور صدر نے برائے تعمیر منبر جامع مسجد سنگ مرمر قیمت مبلغ ایکہزار روپیہ کا معرفت الحاج خاں عطا محمد خاں صاحب وعدہ فرمایا۔

جن ممتاز افراد نے شمولیت کی ان میں الحاج مولانا میاں مسرت شاہ صاحب کاکاخیل۔ الحاج میاں اکرم شاہ صاحب کاکاخیل۔ الحاج میاں غلام سرور شاہ صاحب کاکاخیل۔ الحاج میاں مراد گل صاحب کاکاخیل۔ الحاج خان شیر افضل خاں صاحب آف بدرشی پشاور سے۔ حکیم عبدالخالق صاحب خلیق۔ مولانا ایوب جان صاحب۔ الحاج خان عطا محمد خاں صاحب الحاج غلام محمد صاحب مردان سے۔ مولانا گلباد شاہ صاحب۔ مولانا سعد الدین صاحب۔ ٹھیکیدار عبدالعزیز صاحب۔ پیر مبارک شاہ صاحب۔ حکیم خادم استاد صاحب یعقوب شاہ بادشاہ صاحب راولپنڈی سے قاری محمد امین صاحب۔ نوشہرہ سے جناب عبدالغفور خاں صاحب خان شماس خاں صاحب سابق ایم ایل اے قاضی عبدالسلام صاحب حکیم جمال الدین صاحب۔ جہانگیرہ سے مولانا الحاج عبدالحنان صاحب۔ مولانا سیف الرحمن صاحب۔ نوڑ ڈھیر سے ڈاکٹر الحاج صاحب شاہ صاحب۔ لاہور سے الحاج عبدالجبار صاحب۔ عبدالحکیم صاحب۔ محمد جبار صاحب۔ مانکی سے مولانا مصطفےٰ صاحب ڈھنگرزئی سے الحاج خان غوث محمد خاں صاحب کنڈوزئی سے مولانا حمد اللہ جان صاحب مولانا عبدالواحد صاحب۔ پبی سے مولانا مستقر اللہ صاحب۔ تنگی سے حکیم نور الحق صاحب۔ قلعہ صوبہ سنگھ سے مہردین صاحب۔ اکوڑہ خٹک سے مقامی اراکین کے علاوہ محمد اجمل خٹک صاحب ملک محمد شریف خاں صاحب قابل ذکر ہیں۔

فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور میں باہتمام مولوی عبید اللہ انور پرنٹر پبلشر چھپا اور دفتر رسالہ خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور سے شائع ہوا۔